بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم نحمدہ ونصلّی علی رسولہ الکریم و علی عبدہ المسیح الموعود

جماعت احمدیہ برطانیہ کا تعلیمی، تربیتی اور معلوماتی مجلّہ

ماھنامہ

اخبار احمدیہ

لندن

ستمبر،اکتوبر ۲۰۲۳ء صفر،ربیع الاوّل،ربیع الثانی ہجری قمری ۱۴۴۴ تبوک،اکھاء ہجری شمسی ۱۴۰۲ شمارہ ۵

”اسلام کے نزدیک جذبات اور احساسات میں مرد اور عورت برابر ہیں اور اسلام دونوں کے جذبات اور احساسات کا تحفظ یقینی بناتا ہے۔ اسلام نے دونوں کو مساوی حقوق دیے ہیں۔“

خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بر موقعہ سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ برطانیہ 2023



اشاعتِ اسلام نیز نظامِ خلافت کی حفاظت اور اس کے استحکام کے لیے خصوصی عہد

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

ہم اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ ہم اسلام اور احمدیت کی اشاعت اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لیے اپنی زندگیوں کے آخری لمحات تک کوشش کرتے چلے جائیں گے اور اس مقدس فریضے کی تکمیل کے لیے ہمیشہ اپنی زندگیاں خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وقف رکھیں گے اور ہر بڑی سے بڑی قربانی پیش کر کے قیامت تک اسلام کے جھنڈے کو دنیا کے ہر ملک میں اونچا رکھیں گے۔

ہم اس بات کا بھی اقرار کرتے ہیں کہ ہم نظامِ خلافت کی حفاظت اور اس کے استحکام کے لیے آخر دم تک جدو جہد کرتے رہیں گے اور اپنی اولاد در اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے اور اس کی برکات سے مستفیض ہونے کی تلقین کرتے رہیں گے تا کہ قیامت تک خلافتِ احمدیہ محفوظ چلی جائے اور قیامت تک سلسلۂ احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی اشاعت ہوتی رہے۔ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا کے تمام جھنڈوں سے اونچا لہرانے لگے۔

اے خدا! تُو ہمیں اس عہد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اللّٰھُمَّ آمِیْن! اللّٰھُمَّ آمِیْن! اللّٰھُمَّ آمِیْن!

بر موقعہ سالانہ اجتماعات مجلس خدام الاحمدیہ و مجلس انصار اللہ برطانیہ ۲۰۲۳ء





مجلسِ ادارت

سرپرست	محترم رفیق احمد حیات امیر جماعت احمدیہ برطانیہ
مدیرِ اعلیٰ	عطاء القدوس
مدیران	مسرور احمد، داؤد احمد عابد
مینیجر	ولید احمد
معاونین	سعد محمود باجوہ، زوار بٹ، عمران احمد خالد، عمّار احمد، انس احمد، مبارک صدیقی
پروف ریڈنگ	افضال ربانی، لطیف احمد شیخ
ڈیزائننگ وکمپوزنگ	اظہر مانی
سرِورق ڈیزائن	مرزا ندیم احمد
مینیجر ترسیل	شیخ طاہر احمد

فہرست مضامین

صفحہ

فرمانِ الٰہی

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ؕ وَ مَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ۔

(آل عمران:93)

تم ہرگز نیکی کو پانہیں سکو گے یہاں تک کہ تم اُن چیزوں میں سے خرچ کرو جن سے تم محبت کرتے ہو۔ اور تم جو کچھ بھی خرچ کرتے ہو تو یقیناً اللہ اس کو خوب جانتا ہے۔

مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَهٗ لَهٗۤ اَضْعَافًا كَثِیْرَةً ؕ وَ اللّٰهُ یَقْبِضُ وَ یَبْصُّطُ ۪ وَ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ۔(البقرۃ:246)

کون ہے جو اللہ کو قرضہ حسنہ دے تا کہ وہ اس کے لئے اسے کئی گنا بڑھائے۔ اور اللہ (رزق) قبض بھی کر لیتا ہے اور کھول بھی دیتا ہے۔ اور تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّیْلِ وَ النَّهَارِ سِرًّا وَّ عَلَانِیَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ (البقرۃ:275)

وہ لوگ جو اپنے اموال خرچ کرتے ہیں رات کو بھی اور دن کو بھی، چھپ کر بھی اور کھلے عام بھی، تو ان کے لئے ان کا اجر اُن کے ربّ کے پاس ہے اور ان پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ وہ غم کریں گے۔

قال الرسول ﷺ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه : أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ : قَالَ اللهُ عزوجل : أَنْفِقْ أُنْفِقْ عَلَيْكَ. وَقَالَ : يَدُ اللهِ مَلْأَى لَا تَغِيضُهَا نَفَقَةٌ، سَحَّاءُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ. وَقَالَ : أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ فَإِنَّهُ لَمْ يَغِضْ مَا فِي يَدِهِ، وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ، وَبِيَدِهِ الْمِيزَانُ يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ.

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل فرماتا ہے: خرچ کر۔ میں بھی تجھ پر خرچ کروں گا۔

اور آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے۔ کوئی خرچ اسے گھٹاتا نہیں ہے۔ رات دن اس کے فیض (بارش کی

طرح) جاری ہیں۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے دیکھا کہ جب سے اس نے زمین وآسمان کو پیدا کیا ہے تب سے کتنا کچھ خرچ کیا ہے۔ پھر بھی اس خرچ نے اسے جو اس کے ہاتھ میں ہے گھٹایا نہیں۔ اور اس کا عرش پانی پر ہے۔ اور اس کے ہاتھ میں میزان ہے جسے وہ جھکا بھی رہا ہے اور اٹھا بھی رہا ہے۔صحیح بخاری ۔کتاب التفسیر۔تفسیر سورۃ ہود۔ باب قولہ: [کان عرشہ علی الماء]۔حدیث نمبر 4684

عن أبي هريرة رضي الله عنه مرفوعاً: »ما مِنْ يومٍ يُصْبِحُ العِبادُ فيهِ إلا مَلَكانِ يَنْزِلَانِ، فيقولُ أَحَدُهُمَا: اللهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا، ويقولُ الآخَرُ: اللهُمَّ أَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

''ہر صبح دو فرشتے اترتے ہیں۔ ان میں سے ایک کہتا ہے۔ اے اللہ! خرچ کرنے والے سخی کو اَور دے اور اس کے نقش قدم پر چلنے والے اَور پیدا کر۔ دوسرا کہتا ہے اے اللہ! روک رکھنے والے کنجوس کو ہلاکت دے اور اس کا مال و متاع برباد کر دے۔''

صحیح بخاری۔کتاب الزکاۃ۔ باب قال اللہ عزوجل: [فاما من اعطی واتقی ۔۔۔۔۔ العسریٰ۔(سورۃ اللیل۔آیت نمبر 6 تا 11)]۔حدیث نمبر 1442

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: قَالَ اللَّهُ: أَنْفِقْ يَا ابْنَ آدَمَ أُنْفِقْ عَلَيْكَ۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے ابن آدم! تو خرچ کر تو میں تجھ کو دیئے جاؤں گا۔

صحیح بخاری۔کتاب النفقات۔ باب فضل النفقۃ علی الاھل۔حدیث نمبر 5352

کلام الامام علیہ السلام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

میں جو بار بار تاکید کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو یہ خدا تعالیٰ کے حکم سے ہے کیونکہ اسلام اس وقت تنزّل کی حالت میں ہے۔ بیرونی اور اندرونی کمزوریوں کو دیکھ کر طبیعت بے قرار ہو جاتی ہے اور دین دوسرے مخالف مذاہب کا شکار بن رہا ہے...... جب یہ حالت ہوگئی ہے تو کیا اب اسلام کی ترقی کے لئے ہم قدم نہ اٹھائیں؟ خدا تعالیٰ نے اسی غرض کے لئے تو اس سلسلہ کو قائم کیا ہے......غرض اس وقت میں اس امر کی طرف تم سب کو توجہ دلاتا ہوں کہ اسلام کی ترقی کے لئے اپنے مالوں کو خرچ کرو۔ (ملفوظات جلد 8 صفحہ 393-394 ایڈیشن 1984ء)

''یہ ظاہر ہے کہ تم دو چیزوں سے محبت نہیں کر سکتے اور تمہارے لئے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا سے بھی، صرف ایک سے ہی محبت کر سکتے ہو۔ پس خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا سے محبت کرے اور اگر تم میں سے کوئی خدا سے محبت کر کے اس

کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی۔ کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادے سے آتا ہے۔''(مجموعہ اشتہارات جلد 3 صفحہ 749)

تحریک جدید کے بنیادی اصول

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریک جدید کے بنیادی اصولوں کے متعلق فرمایا: تحریک جدید کی بنیاد درحقیقت انہی اصول پر ہے، جن پر اسلام کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ اسلام کی بنیاد بھی اس بات پر رکھی گئی تھی کہ خدا تعالیٰ کے کلام کی تشہیر اور ترویج کی جائے ۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو پیغام دیا ہے، ہمارا فرض ہے کہ ہم اس پیغام کو ساری دنیا تک پہنچائیں ۔ پس تحریک جدید کی بنیاد بھی اس بات پر ہے کہ اسلام کے نام کو روشن کیا جائے اور قرآن کریم کے پیغام کو دنیا تک پہنچایا جائے۔
(خطبہ جمعہ فرمودہ 28 نومبر 1952ء)

ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

کتنے خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کی رضا چاہنے کے لئے اپنا مال خرچ کرتے ہیں اور خرچ کر کے پھر بھول جاتے ہیں کہ انہوں نے کبھی اللہ کی راہ میں کچھ خرچ بھی کیا ہے کہ نہیں۔ کبھی یہ احسان نہیں جتاتے کہ ہم نے فلاں وقت اتنا چندہ دیا اور فلاں وقت اتنا چندہ دیا۔ آج ہم جائزہ لیں، نظریں دوڑائیں تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں ہی ایسے لوگ نظر آتے ہیں جو ایک کے بعد دوسری قربانی دیتے چلے جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے چلے جاتے ہیں لیکن کبھی یہ نہیں کہتے کہ ہم نے جماعت پر احسان کیا ہے۔...... اللہ تعالیٰ کا ہم پر کتنا بڑا احسان ہے کہ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شامل کر کے ان لوگوں میں شامل فرما دیا جن کو نہ کوئی خوف ہے نہ کوئی غم ہے اور جو بھی قربانی کریں، جو بھی مال لبیک کہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی راہ میں دیں، اللہ تعالیٰ بے شمار اجر دیتا ہے۔ ایک جگہ فرمایا فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَاَنْفَقُوْا لَهُمْ اَجْرٌ كَبِيْرٌ (الحدید:7)
پس تم میں سے وہ لوگ جو ایمان لائے اور اللہ کی راہ میں خرچ کیا ان کے لئے بہت بڑا اجر ہے۔ اللہ کی طرف سے تو جو بھی اجر ہے اتنا بڑا ہے کہ انسان کی جو سوچ ہے وہ وہاں تک نہیں پہنچ سکتی۔ لیکن فرمایا صرف اجر ہی نہیں ایسے مومنوں کے لئے اجر کبیر ہے۔ پس کتنے خوش قسمت ہیں وہ جنہیں اللہ تعالیٰ ایسے اجروں سے نوازے اور کتنے خوش قسمت ہیں احمدی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آئے اور آپ نے یہ روح ہمارے اندر پیدا کی۔
(خطبہ جمعہ فرمودہ 4 جنوری 2008 مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 25 جنوری 2008)

اداریہ

قادیان سے باہر ابھی جماعت کا پھیلاؤ زیادہ نہ تھا۔ 1934ء میں مجلس احرار اسلام نامی ایک تحریک اٹھی اور انہوں نے دعویٰ کیا کہ وہ قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجادیں گے۔ انہوں نے احمدیوں کی زندگی تنگ کردی۔ قادیان جا کر احمدیوں کے خلاف سازشیں شروع کردیں۔ پسِ پردہ حکومت بھی ان کے ساتھ ملی ہوئی تھی۔ انہوں نے افراد جماعت پر انتہائی ظلم کیا۔ مقدمے بنائے اور بیہودہ پروپیگنڈا کیا۔ جلسے جلوسوں میں گندی اور غلیظ زبان استعمال کی۔ لیکن حضرت مصلح موعودؓ نے جماعت کو صبر کی تعلیم دی اور ایک الٰہی تحریک پر افرادِ جماعت کو توجہ دلائی کہ دشمن ہمیں یہاں ختم کرنا چاہتا ہے لیکن اللہ کے فضل سے اب وقت آ گیا ہے کہ ہم ساری دنیا میں پھیل جائیں۔ اب اسلام احمدیت کی تبلیغ میں تیزی کی ضرورت ہے۔ جس کے لیے مبلغین اور کتب کی اشاعت کی ضرورت ہوگی۔ جماعت کا اِنتظام واِنصرام تو چندہ پر انحصار کرتا ہے اور اس وقت جماعت کے پاس اتنا سرمایہ نہ تھا۔ تو حضرت مصلح موعودؓ نے جماعت کو تبلیغ کے لیے چندے کی تحریک کی۔ اور پھر احمدیت میں ایک انقلاب آیا۔ اگلے چند سالوں میں کئی ممالک میں احمدیہ دارالتبلیغ یعنی مشن ہاؤسز قائم ہو گئے۔ مبلغین کے گروپس افریقہ، امریکہ، یورپ، ایشیا میں پھیل گئے۔

تحریک جدید کے مقام کے بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ ’’تحریک جدید جماعت احمدیہ کی تاریخ میں اپنا ایک مقام رکھتی ہے۔ تحریک جدید کی ابتداء سے قبل اگرچہ احمدیت دنیا کے ملک ملک میں پہنچ چکی تھی اور قریباً ہر ملک میں دو ایک خاندان احمدیت کی طرف منسوب ہونے والے تھے لیکن منظم طور پر اس وقت کے ہندوستان سے باہر ابھی کام نہیں شروع ہوا تھا۔ اگرچہ جماعت اپنے مرکز اور اس ملک میں جہاں جماعت کا مرکز تھا، مضبوط ہو رہی تھی اور پھیل رہی تھی اور وسعت اختیار کر رہی تھی اور طاقت پکڑ رہی تھی۔ لیکن اپنے مرکز کے ملک سے باہر منظم اور وسیع اور مؤثر اور کامیاب کام ابھی شروع نہیں ہوا تھا۔ پھر تحریک کی ابتداء 1934ء میں ہوئی تو جس طرح کوئی طاقت اپنی حدود میں سمانہ سکے اور پھر وہ زور لگا کر باہر نکلے اور پھیلے، اس طرح جماعت احمدیہ کی طاقت، جس کو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں اسلام کے غلبہ کے لئے قائم کیا تھا، ملک ہند میں سمانہ سکی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ایسے سامان پیدا کئے کہ وہ ملک ہند سے باہر نکلی اور بڑے زور اور جذبہ اور قربانیوں کے ساتھ جماعت نے بیرون ہند غلبہ اسلام کی مہم کی کامیاب اور شاندار ابتداء کی۔‘‘ (خطبہ جمعہ، 9 نومبر 1973ء)

دشمن قادیان سے جماعت کو ختم کرنا چاہ رہا تھا۔مخالفین آج بھی قریباً 134سال سے اسی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔لیکن جماعت اللہ کے فضل سے 212 ممالک میں پھیل چکی ہے۔ ہر سال سینکڑوں مساجد، مشن ہاؤسز بن رہے ہیں۔ پہلے قادیان سے چند مبلغین کا گروپ جاتا تھا۔اب قادیان کے علاوہ، پاکستان، کینیڈا، جرمنی، انڈونیشیا اور گھانا کے جامعات سے مبلغین و مربیان کے کئی کئی گروپس فارغ التحصیل ہو کر دنیا میں پھیل رہے ہیں۔قرآن کریم کے تراجم، کتب لٹریچر کی اشاعت اس کے تحت ہوئی۔ پھر سب سے بڑھ کر ایم ٹی اے کا انعام ہے۔ جو ایک بار میں ہی دنیا میں انقلاب پیدا کر رہا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔''تحریک جدید کے قیام کی وجہ دشمنانِ احمدیت کی بڑھتی ہوئی دشمنی تھی جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریک جدید کا اجراء فرمایا تو اس وقت دشمن کے احمدیت کو ختم کرنے کے بڑے شدید منصوبے تھے لیکن آپ نے جب جماعت کے سامنے یہ تحریک رکھی تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس منصوبے سے احمدیت کی تبلیغ پہلے سے زیادہ بڑھ کر اور شان سے ہندوستان سے باہر کے ممالک میں پھیلی۔آج ہم جو مساجد بنا رہے ہیں یا مشن ہاؤسز کھول رہے ہیں، سینٹرز لے رہے ہیں اور جماعتوں کی تعداد بڑھ رہی ہے یہ اصل میں اسی تحریک کا ثمرہ ہے۔پس آج آپ کو ایک نئے جوش اور ولولے کے ساتھ اپنی دعاؤں کی طرف متوجہ ہونے کی ضرورت ہے کہ اللہ تعالیٰ کس طرح انعامات سے نواز رہا ہے۔ایک جوش کے ساتھ تبلیغ کرنے کی ضرورت ہے۔ایک جوش کے ساتھ مالی قربانی کی ضرورت ہے اور یہی حقیقی شکرانہ ہے اور یہی دشمنوں کی کوششوں کا جواب ہے۔''(خطبہ جمعہ فرمودہ 7نومبر 2008ء)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نہ صرف اپنے بھائیوں، عزیزوں، رشتہ داروں، اپنے جاننے والوں، ہمسایوں سے حسن سلوک کرو، ان سے ہمدردی کرو اور اگر ان کو تمہاری مدد کی ضرورت ہے تو اُن کی مدد کرو، ان کو جس حد تک فائدہ پہنچا سکتے ہو فائدہ پہنچاؤ بلکہ ایسے لوگ، ایسے ہمسائے جن کو تم نہیں بھی جانتے، تمہاری ان سے کوئی رشتہ داری یا تعلق داری بھی نہیں ہے جن کو تم عارضی طور پر ملے ہو ان کو بھی اگر تمہاری ہمدردی اور تمہاری مدد کی ضرورت ہے، اگر ان کو تمہارے سے کچھ فائدہ پہنچ سکتا ہے تو ان کو ضرور فائدہ پہنچاؤ''۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ 12ستمبر 2003 مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 7 نومبر 2003)



خلاصہ خطباتِ جمعہ

فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس
ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

(خلاصہ خطباتِ جمعہ ادارہ اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

خلاصہ خطبہ جمعۃ المبارک

خلاصہ خطبہ جمعہ مورخہ 13 اکتوبر 2023

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے
مورخہ 13 اکتوبر 2023 کو مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یو کے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے بعض واقعات جو بدر کے موقعے پر یا بدر سے واپسی پر پیش آئے، ان کا تذکرہ ہو رہا تھا۔

اس موقعے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے شادی کا بھی ذکر ہے۔

اس لیے یہاں اس کا بھی ذکر کر دیتا ہوں۔

ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد ایک دن حضرت عثمان بن مظعونؓ کی بیوی خولہ بنت حکیم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ اے اللہ کے رسول! کیا آپ شادی نہیں کریں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کس سے؟ خولہؓ نے عرض کی کہ اگر آپ چاہیں تو کنواری بھی موجود ہے اور بیوہ بھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دریافت فرمانے پر خولہؓ نے بتایا کہ کنواری تو عائشہ بنت ابوبکرؓ ہے جبکہ بیوہ سودہ بنت زمعہ ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جاؤ! اور ان دونوں کے گھر والوں سے میرے متعلق بات کرو۔ حضرت خولہؓ نے پہلے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر

رشتے سے متعلق بات پیش کی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی رضامندی کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ:

شادی کے بعد حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا کہ قبل اس سے کہ مَیں تم سے نکاح کرتا تم مجھے دو مرتبہ رؤیا میں دکھائی گئیں۔

الاستیعاب کی روایت کے مطابق حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ اپنی اہلیہ عائشہ کی رخصتی کیوں نہیں کروا لیتے؟ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہر کی رقم کی وجہ سے۔ اس پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ساڑھے بارہ اوقیہ دیے، ایک اوقیہ چالیس درہم کے برابر ہے۔ یہ رقم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہر کے طور پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر بھجوا دی۔

جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی شادی ہوئی تو آپ رضی اللہ عنہا کی چھوٹی عمر کے متعلق منافقین یا شریروں نے کوئی اعتراض نہ کیا۔ اگر آپ کی عمر کے متعلق کوئی ایسی بات ہوتی تو یہ لوگ ضرور اعتراضات کی بارش کر دیتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ کا نو سال ہونا تو صرف بے سروپا اقوال ہیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خصوصیات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ باوجود صغر سنی کے حضرت عائشہ کا حافظہ اور ذہن غضب کا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور تربیت کے تحت انہوں نے نہایت سرعت کے ساتھ انتہائی تیزی سے ترقی کی اور دراصل اس چھوٹی عمر میں ان کو اپنے گھر میں لے آنے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی منشا یہی تھی کہ ان کی تربیت کر سکیں اور تا انہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہنے کا لمبے سے لمبا موقع مل سکے اور آپ اس نازک اور عظیم الشان کام کی اہل بنائی جا سکیں جو ایک شارع نبی کی بیوی پر عائد ہوتا ہے۔ چنانچہ حضرت عائشہؓ نے مسلمان عورتوں کی تعلیم و تربیت کا وہ کام سر انجام دیا جس کی نظیر تاریخ عالم میں نہیں ملتی۔ احادیث نبویؐ کا ایک بہت بڑا اور ضروری حصہ آپ رضی اللہ عنہا کی روایات پر مبنی ہے۔ آپؓ سے مروی روایات کی تعداد دو ہزار دو سو دس تک پہنچتی ہے۔ آپؓ کے تفقہ فی الدین کا یہ عالم تھا کہ بڑے سے بڑے صحابہؓ بھی اس سلسلے میں آپ سے رابطہ کرتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقعے پر فرمایا کہ عورتوں میں کاملات بہت کم گزری ہیں۔ پھر آپ نے آسیہ اہلیہ فرعون اور مریم بنت عمران کا ذکر کیا اور فرمایا کہ:

عائشہ کو عورتوں پر وہی فضیلت حاصل ہے جو ثرید کو عرب کے دیگر کھانوں پر حاصل ہے۔

حضرت عائشہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد کم و بیش 48 سال زندہ رہیں اور 58ہجری کے ماہ رمضان میں اپنے محبوبِ حقیقی سے جا ملیں۔ بوقت وفات آپ کی عمر 68 سال تھی۔

بدر کے قیدیوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی حضرت زینبؓ کے خاوند ابوالعاص بن الربیع بھی شامل تھے۔ انہیں آزاد کروانے کے لیے حضرت زینبؓ نے مکّے سے اپنا وہ ہار بھجوایا جو ان کی شادی کے موقعے پر ان کی والدہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے انہیں دیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ ہار دیکھا تو بہت زیادہ دلگیر ہو گئے اور صحابہ سے فرمایا: اگر تم مناسب سمجھو تو زینب کے قیدی کو رہا کر دو اور اس کا یہ ہار بھی واپس کر دو۔ صحابہ نے عرض کیا ضرور یا رسول اللہ! حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوالعاص کو اس شرط پر رہا کیا تھا کہ وہ مکہ جاتے ہی اپنی اہلیہ زینب کو مدینے ہجرت کی اجازت دیں گے۔

ابوالعاص نے مکہ جا کر زینب کو ہجرت کی اجازت دے دی۔ کچھ عرصے بعد ابوالعاص بھی ہجرت کر کے مدینے آ گئے اور یوں خاوند اور بیوی

دوبارہ اکٹھے ہو گئے۔

خطبے کے دوسرے حصے میں حضورانور نے فرمایا کہ آج کل جو دنیا کے حالات ہیں ان کے بارے میں اس وقت مَیں دعا کے لیے بھی کہنا چاہتا ہوں۔

گذشتہ چند دنوں سے حماس اور اسرائیل کی جنگ چل رہی ہے۔اس جنگ کی وجہ سے اب دونوں طرف کے معصوم شہری بشمول عورتوں اور بچوں کے مارے جارہے ہیں۔

اسلام تو جنگی حالات میں بھی عورتوں اور بچوں اور کسی طرح بھی جنگ میں حصہ نہ لینے والوں کو مارنے کی اجازت نہیں دیتا۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بہت سختی سے تاکید فرمائی ہے۔دنیا کہہ رہی ہے اور کچھ حقائق بھی اسی قسم کے ہیں کہ اس جنگ میں پہل حماس نے کی ہے، قطع نظر اس کے کہ اسرائیلی فوج پہلے کتنے ہی معصوم فلسطینیوں کو قتل کر چکی ہے، مسلمانوں کو بہرحال اسلامی تعلیم کے مطابق عمل کرنا چاہیے۔ اسرائیلی فوج نے جو کیا وہ ان کا فعل ہے۔اس پر ردعمل دینے کے اور طریقے ہو سکتے ہیں۔

اگر کوئی جائز لڑائی ہے تو وہ فوج سے ہو سکتی ہے مگر عورتوں اور بچوں اور بے گناہوں سے نہیں۔

اس لحاظ سے حماس نے جو قدم اٹھایا وہ غلط تھا، اس کا نقصان زیادہ ہوا۔جو حماس نے مگر جو اب اسرائیلی حکومت کر رہی ہے کیا اس کا بدلہ حماس تک محدود رہتا تو اچھا تھا۔وہ انتہائی خطرناک فعل ہے۔یوں لگتا ہے کہ یہ سلسلہ اب رکے گا نہیں۔اسرائیلی حکومت کا تو یہ اعلان تھا کہ ہم غزہ کو بالکل مٹا دیں گے۔اس کے لیے انہوں نے بے تحاشا بمباری کی، اور پورے شہر کو راکھ کا ڈھیر ہی بنا دیا۔اب نئی صورت یہ پیدا ہوئی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ایک ملین سے زیادہ لوگ غزہ سے نکل جائیں۔اس پر شکر ہے کہ کچھ مری مری سی ہی سہی کچھ تو آواز اقوام متحدہ کی نکلی ہے کہ یہ انسانی حقوق کی پامالی ہے اور یہ غلط ہوگا۔ان معصوم شہریوں کا جو جنگ نہیں کر رہے کوئی قصور نہیں۔اگر دنیا اسرائیلی عورتوں اور بچوں کو معصوم سمجھتی ہے تو یہ فلسطینی عورتیں اور بچے بھی معصوم ہیں۔

ان اہل کتاب کی اپنی کتاب بھی یہی کہتی ہے کہ اس طرح کا قتل و غارت جائز نہیں۔مسلمانوں پر الزام ہے کہ انہوں نے غلط کیا تو یہ لوگ اپنے گریبانوں میں بھی جھانکیں۔

بہرحال ہمیں بہت دعا کی ضرورت ہے۔فلسطین کے سفیر نے یہاں یہی کہا ہے کہ حماس ایک جنگجو گروہ ہے وہ حکومت نہیں ہے۔ساتھ ہی انہوں نے یہ سوال اٹھایا اور ان کی یہ بات درست ہے کہ اگر حقیقی انصاف قائم کیا جاتا تو یہ باتیں پیدا ہی نہ ہوتیں۔اگر بڑی طاقتیں اپنے دہرے معیار نہ رکھیں تو ایسی بدامنی اور یہ جنگیں کبھی نہ ہوں۔اب تمام بڑی مغربی طاقتیں انصاف کو ایک طرف رکھ کر فلسطین پر ظلم کے لیے اکٹھی ہو رہی ہیں اور ہر طرف سے فوجیں بھجوانے کی باتیں ہو رہی ہیں۔ میڈیا میں غلط رپورٹنگ ہو رہی ہے۔یہ لوگ جس کی لاٹھی اس کی بھینس اصول پر کاربند ہیں۔جن کے ہاتھ میں دنیا کی معیشت ہے اِنہوں نے اُن کے آگے ہی جھکنا ہے۔اگر جائزہ لیا جائے تو لگتا ہے کہ بڑی طاقتیں جنگ بھڑکانے میں لگی ہوئی ہیں۔یہ جنگ ختم کرنا نہیں چاہتے۔

پہلی جنگِ عظیم کے بعد لیگ آف نیشنز بنائی گئی مگر انصاف نہ کرنے کی وجہ سے وہ ناکام ہوئی اور دوسری عالمی جنگ ہوگئی۔

جس میں سات کروڑ انسان اپنی جان سے گئے۔پھر اقوام متحدہ بنائی گئی مگر اب اس کا بھی یہی حال ہو رہا ہے اور وہ بھی بری طرح ناکام ہو رہی ہے۔یہ بنائی تو اس لیے گئی تھی کہ اس کے ذریعے انصاف قائم کیا جائے گا اور مظلوموں کا ساتھ دیا جائے گا۔جنگوں کے خاتمے کی کوشش ہوگی۔مگر ان مقاصد کا دُور دُور تک پتا نہیں ہے۔ہر کوئی اپنے مفادات کے لیے کوشاں ہے۔اب جب اس ناانصافی کی وجہ سے جنگ ہوگی تو اس سے

ہونے والے نقصان کا عام آدمی اندازہ ہی نہیں لگا سکتا۔

ایسے حالات میں مسلمان ملکوں کو ہوش سے کام لینا چاہیے اور اپنے اختلافات مٹا کر وحدت قائم کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

مسلمان طاقتوں کو چاہیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کو ہمیشہ سامنے رکھیں کہ ظالم اور مظلوم دونوں کی مدد کرو۔

اللہ تعالیٰ مسلمان حکومتوں کو عقل دے اور یہ ایک ہو کر انصاف قائم کرنے والے بنیں۔ دنیا کی طاقتوں کو بھی عقل عطا فرمائے کہ یہ دنیا کو جنگ میں دھکیلنے کی بجائے اسے تباہی اور بربادی سے بچانے کی کوشش کریں۔ ان بڑی طاقتوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ اگر تباہی ہوگی تو یہ بڑی طاقتیں بھی محفوظ نہیں رہیں گی۔

ہمارے پاس تو دعا کا ہتھیار ہے اس لیے ہر احمدی کو پہلے سے بڑھ کر اس حوالے سے دعا کرنی چاہیے۔ غزہ میں بعض احمدی گھرانے بھی گھرے ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں بھی محفوظ رکھے اور سب معصوموں کو محفوظ رکھے۔

اللہ تعالیٰ حماس کو بھی عقل دے اور یہ لوگ خود اپنے لوگوں پر ظلم کرنے کے ذمہ دار نہ بنیں۔ کسی قوم کی دشمنی انصاف سے دور کرنے والی نہ ہو، یہی قرآن کریم کا حکم ہے۔ اللہ تعالیٰ بڑی طاقتوں کو بھی توفیق دے کہ یہ انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے امن قائم کرنے والی بنیں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم دنیا میں امن اور خوشحالی دیکھنے والے ہوں۔ آمین

خطبے کے آخری حصے میں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل دو مرحومین کا ذکرِ خیر فرماتے ہوئے نمازِ جنازہ پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

1۔ مکرم ڈاکٹر بشیر احمد خان صاحب آف حلقہ مسجد فضل لندن یوکے۔ آپ کا جنازہ حاضر تھا۔ مرحوم گذشتہ دنوں 92 سال کی عمر میں وفات پا گئے تھے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند اور خلافت سے گہرا تعلق رکھنے والے تھے۔ مرحوم موصی تھے اور پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا اور چھ بیٹیاں شامل ہیں۔

2۔ مکرمہ وسیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر شفیق سہگل صاحب (سابق امیر ضلع ملتان) شفیق سہگل صاحب نائب وکیل التصنیف بھی رہے ہیں۔ گذشتہ دنوں مرحومہ کی وفات ہوئی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ شوہر کے علاوہ پسماندگان میں تین بیٹے شامل ہیں۔ مرحومہ ہر دلعزیز، حقوق العباد کی پابند، غریب پرور اور قربانی کا مادہ رکھنے والی تھیں، روحانی خزائن کا بڑا گہرا مطالعہ تھا۔

حضورِ انور نے مرحومین کی مغفرت اور بلندی درجات کے لیے دعا کی۔

حدیث

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب مجھے معراج ہوا تو کشفاً مَیں ایک ایسی قوم کے پاس سے گزرا جن کے ناخن تانبے کے تھے اور وہ اس سے اپنے چہروں اور سینوں کو نوچ رہے تھے۔ مَیں نے پوچھا، جبرائیل یہ کون ہیں؟ تو انہوں نے بتایا کہ یہ لوگ، لوگوں کا گوشت نوچ نوچ کر کھایا کرتے تھے اور ان کی عزت وآبرو سے کھیلتے تھے یعنی غیبت کرتے تھے، الزام تراشیاں کرتے تھے، حقارت کی نظر سے دیکھتے تھے۔

(ابوداؤد کتاب الادب باب فی الغیبۃ)



خلاصہ خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بر موقعہ
سالانہ اجتماع لجنہ اماءاللہ یوکے 2023

تشہد، تعوذ اور تسمیہ کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے امسال لجنہ اماء اللہ اپنے قیام کے سو سال پورے کررہی ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے 1922، 1923 میں اس کی بنیاد قادیان میں رکھی تھی۔ ابتدا میں صرف قادیان میں مقیم چند خواتین اس کی ممبر تھیں اور آج دنیا بھر میں لجنہ اماء اللہ کی تنظیمیں قائم ہو چکی ہیں۔ جہاں یہ خوشی اور مسرت کے اظہار کا موقع ہے وہیں یہ ہمیں اپنے جائزے لینے کی طرف توجہ دلانے کا موقع بھی ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی خوشنودی کے جذبات خدا تعالیٰ کے حضور شکرانے کے رنگ میں پیش کریں۔ حقیقی خوشی کا اظہار تو یہ ہے کہ اس تنظیم کی ممبرات ان مقاصد کو پورا کرنے والی ہوں جن مقاصد کے حصول کے لیے اس تنظیم کی بنیاد رکھی گئی تھی۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے بہت سے مواقع پر لجنہ اماء اللہ سے متعلق اپنی امیدوں کا اظہار فرمایا ہے کہ حضور رضی اللہ عنہ لجنہ کی تنظیم کی ممبرات کو کیسا دیکھنا چاہتے تھے۔ اسلام اور آنحضرت ﷺ کی تعلیمات کے مطابق دین کی خدمت اور نیکیاں بجالانے میں عورت کسی بھی طرح مرد سے کم نہیں۔ تعلق باللہ کے ذیل میں جہاں خدا تعالیٰ نے مرد کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ اس کی عبادت کریں وہیں یہ حکم عورت کو بھی دیا گیا ہے۔ حضور اکرم ﷺ کے ارشادات کی روشنی میں یہ بات واضح ہے کہ اپنے گھر کی دیکھ بھال اور خاندان کی فلاح و بہبود کے لیے عورت کا ایک عظیم الشان کردار ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے بڑا واضح فرمایا ہے کہ احمدی خواتین نے معاشرے کی اصلاح میں بڑا اہم کردار ادا

کرنا ہے۔ یوں معاشرے کی اصلاح کی کوشش کرنا تبلیغ کا ایک اہم ترین ذریعہ بھی ہے۔ پس احمدی خواتین کو یاد رکھنا چاہیے کہ تبلیغ اسلام صرف مردوں کی ذمہ داری نہیں بلکہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے اصولی ارشادات کی روشنی میں یہ بات واضح ہے کہ اسلام کی تعلیمات کا پرچار کرنا عورتوں کا بھی فرض ہے۔ دنیا کے سامنے اسلام کی حقیقی خوبصورت تعلیم کا اظہار کرنا آج احمدی خواتین کا فرض ہے۔

آج کے دور میں جہاں عورتوں کے حقوق کا بڑا چرچا ہے، یہ احمدی خواتین کا فرض ہے کہ وہ اسلام کی تعلیمات کی روشنی میں عورت کے حقیقی مقام کو دنیا کے سامنے پیش کریں اور اپنے عملی نمونوں سے اس کا اظہار کریں۔

روحانی ترقی کے متعلق حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے لجنہ اماء اللہ کے لیے جو اہداف مقرر فرمائے تھے اب انہیں سو سال کا عرصہ ہو گیا ہے۔ آج میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ایک خطاب کی روشنی میں وہی باتیں آپ کے سامنے پیش کروں گا۔

حضور رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دینی فرائض کی انجام دہی میں عورت اور مرد میں کوئی فرق نہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہم نے عورت اور مرد کو بطور زوج کے پیدا کیا ہے، یعنی یہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھی ہیں اور یوں ان دونوں کے فرائض و ذمہ داریاں ایک جیسی ہیں۔ ہاں! یہ درست ہے کہ اسلام کی تعلیم کے مطابق دونوں کی اپنی اپنی ذمہ داریاں ہیں۔ یعنی مرد تو گھر کی مالی ضروریات پوری کرنے کا مکلف ہے اور عورت کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ گھر کی دیکھ بھال کرے اور بچوں کی عمدہ تربیت کرے۔

اسلام کے نزدیک جذبات اور احساسات میں مرد اور عورت برابر ہیں اور اسلام دونوں کے جذبات اور احساسات کا تحفظ یقینی بناتا ہے۔ اسلام نے دونوں کو مساوی حقوق دیے ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ساتھی عورتوں نے بہادری اور شجاعت کی جو مثالیں قائم کیں، ویسا نمونہ مرد بھی نہ دکھا سکے۔ آج مسیحی عورتیں ان مثالوں پر بجا طور پر فخر کرتی ہیں۔ اسی طرح آنحضرت ﷺ کے دورِ مبارک میں مسلمان عورتوں کی قربانیاں کسی سے ڈھکی چھپی نہیں۔ مسلمان عورتوں نے قربانیوں کی وہ مثالیں قائم کیں جن کی نظیر پیش کرنے سے دنیا آج بھی قاصر ہے۔ اسلام کے ابتدائی دور میں مسلمانوں پر بے انتہا مظالم ڈھائے گئے۔ ان مظالم کو برداشت کرنے میں مسلمان غلام مردوں اور عورتوں نے استقامت کے وہ اعلیٰ نمونے دکھائے کہ جن کے تصور سے بھی انسان کانپ اٹھتا ہے۔ تپتی ریت پر انہیں ننگے بدن لٹایا جاتا، انتہائی بے دردی کے ساتھ انہیں اس ریت پر گھسیٹا جاتا، جسم کے ہر ہر حصے پر تشدد کیا جاتا، ان کی آنکھیں سوج جاتیں، جسم کے ہر حصے پر تشدد کے نشان نظر آتے۔ ایک مرتبہ ایسا ہی تشدد کیا جا رہا تھا تو آنحضرت ﷺ وہاں سے گزرے۔ بے رحم مالک نے اس نہتے مظلوم غلام پر تشدد کرتے ہوئے تقاضا کیا کہ مجبور غلام حضور ﷺ اور اسلام کا انکار کرے۔ مگر اس غلام نے اپنے ظالم مالک کی یہ بات ماننے سے صاف انکار کر دیا۔ حضورِ اکرم ﷺ نے اس موقع پر بڑے درد کے ساتھ فرمایا کہ صبر کرو! صبر کے نتیجے میں تمہیں جنت میں اعلیٰ گھر دیا جائے گا۔ انہی مظالم کو برداشت کرتے کرتے حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا شہید ہو گئیں۔ آپ رضی اللہ عنہا اسلام کی پہلی شہید خاتون تھیں۔ ان مظالم کے پیشِ نظر حضور ﷺ نے مسلمانوں کو حبشہ کی جانب ہجرت کی اجازت دی۔ ایک عورت جب ہجرت کر کے جا رہی تھی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ جو اس وقت تک مسلمان نہ ہوئے تھے انہوں نے اس سے ہجرت کی وجہ پوچھی۔ اس صحابیہ نے انتہائی درد سے اپنے تکلیف دہ حالات بیان کیے اور کہا کہ اب ہم اہلِ مکہ کے مزید مظالم برداشت نہیں کر سکتے اس لیے اپنا گھر بار اور شہر چھوڑ کر یہاں سے

جارہے ہیں۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دل غمگین ہوگیا اور آپ رضی اللہ عنہ نے نمناک آنکھوں کے ساتھ اس بہادر خاتون کو رخصت کیا۔ پس قرونِ اولیٰ کے مسلمان ایسے تھے کہ جنہوں نے اسلام کی خاطر ہر طرح کی قربانیاں دیں اور کسی قربانی سے دریغ نہ کیا۔ آج آپ میں سے بھی بہت سی ایسی خواتین ہیں جنہیں خود یا ان کے بڑوں کو دین کی خاطر اپنے وطن سے بے وطن ہونا پڑا۔ آج احمدیوں پر بھی ہر طرح کے مظالم ڈھائے جارہے ہیں لیکن ایسے میں آپ کو اپنے آپ سے یہ سوال ضرور پوچھنا چاہیے کہ ان ممالک میں آکر جہاں مذہبی آزادی میسر ہے کیا آپ دین کو دنیا پر مقدم کر رہی ہیں یا نہیں؟ کیا آپ ہر قسم کی قربانی کے لیے تیار ہیں؟ ہوسکتا ہے کہ آپ میں سے بعض یہ سوچیں کہ اس دور میں قربانی سے کیا مراد ہے؟ تو یاد رکھیں! اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل پیرا ہونا ہی اس دور میں اصل قربانی ہے۔ پانچ وقت کی نمازیں پڑھنا، قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرنا اور اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کرنا ہی قربانی ہے۔ آج کے ماحول میں نام نہاد آزادی کے علمبردار لوگ گمراہی کی راہ اختیار کیے ہوئے ہیں۔ آنے والی نسلوں کے لیے ان کے یہ عمل انتہائی خطرناک ہیں۔ پس اپنے بچوں کی بہترین تربیت کرنا اور اُنہیں اچھے برے کی تمیز سکھانا ہی بہت بڑا چیلنج ہے جو احمدی خواتین کو درپیش ہے اور آپ کو اس چیلنج سے نبرد آزما ہونا ہے۔

قرونِ اولیٰ کا ایک اَور واقعہ بیان کرتے ہوئے حضورِ انور نے فرمایا کہ حضرت عمرؓ آنحضرت ﷺ کو جب قتل کرنے نکلے تو کسی نے انہیں اپنی بہن کے اسلام قبول کرنے کا بتایا تو وہ سیدھے اپنی بہن کے گھر گئے جہاں انہیں پتا لگا کہ ان کے بہنوئی قرآن کی تلاوت کر رہے تھے تب حضرت عمرؓ انتہائی غصے میں اپنے بہنوئی پر حملہ کرنے کے لیے بڑھے تو آپؓ کی بہن نے اپنے شوہر کو دلیری سے بچایا اور حضرت عمرؓ سے کہا کہ ہم مسلمان ہوگئے ہیں اگر تم نے قتل کرنا ہے تو کر دو۔ حضرت عمرؓ ان کی اس بات سے انتہائی حیرت زدہ اور شرمندہ ہوگئے۔ پھر پوچھا کہ مجھے بھی بتاؤ کہ تم کیا پڑھ رہے تھے۔ آپؓ کی بہن نے کہا کہ پہلے غسل کریں۔ پھر آپؓ نے غسل کرنے کے بعد جب قرآن کریم پڑھا تو اس کے خوبصورت الفاظ آپ رضی اللہ عنہ کے دل میں جا گزیں ہوگئے اور آپؓ کا دل یکسر تبدیل ہوگیا جس کے نتیجے میں آپؓ جیسے جید صحابی نے اسلام قبول کیا۔

ایک مرتبہ مدینہ سے ایک وفد آیا جس میں ایک خاتون بھی شامل تھیں۔ وہ آنحضرت ﷺ کو مدینہ کی طرف ہجرت کرنے پر آمادہ کرنے آئی تھیں۔ آنحضرت ﷺ نے اس خاتون کی درخواست کو قبول کر کے مدینہ ہجرت کا فیصلہ فرمایا۔ اسلام کا شدید دشمن ابوجہل جب حضرت ابوبکرؓ کی بیٹی حضرت عائشہؓ کے پاس آیا کہ آنحضرت ﷺ کہاں ہیں؟ اور غصے میں آکر اُس نے آپ کو ایسی ضرب لگائی کہ آپ کی کان کی بالی گر گئی لیکن اس خطرناک صورت حال میں بھی آپ نے کسی خوف کا اظہار نہیں کیا اور نہ ہی آپ نے آنحضرت ﷺ اور حضرت ابوبکرؓ کے بارے میں کچھ بتایا۔

آنحضرت ﷺ جب ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے گئے تو آپ ﷺ کو خوش آمدید کہنے کے لیے بچیاں خوشی کے گیت گا رہی تھیں۔

پھر احد کے میدان میں بھی جب مسلمانوں کو نقصان پہنچا تو عورتوں نے زخمیوں کی مرہم پٹی کی۔ اُن عورتوں کو اپنے پیاروں کی بجائے آنحضرت ﷺ کی فکر تھی۔ یہ اُن عورتوں کی مثال تھی جو آنحضرت ﷺ کی سچائی کا ثبوت تھیں، جو ہر قسم کی قربانی کو اعلیٰ معیار تک لے گئی تھیں۔ سنہرے الفاظ میں ان کا نام لکھا جائے گا کہ کس طرح انہوں نے اسلام کی خاطر قربانیاں دیں۔

آج کے دور میں بھی ہر احمدی عورت کو اپنا محاسبہ کرنا چاہیے کہ کیا ان میں بھی وہی جذبہ ہے؟ وہی تقویٰ ہے؟ ان کی روحانیت کے بھی وہی

معیار ہیں؟ عبادات کے بھی وہی معیار ہیں؟ کیا وہ اپنے فرائض اُسی طرح ادا کر رہی ہیں جس طرح قرونِ اولیٰ کی عورتوں نے قربانیاں دیں اور اپنے فرائض ادا کیے۔ جرمنی کے جلسے میں بھی مَیں نے یہ مثالیں دی تھیں۔ یہ وہ عورتیں تھیں جن کی زندگیاں جہالت سے نکل کر نور سے بھر گئیں اور اس کی وجہ محض خدا تعالیٰ کے احکامات اور اسلامی تعلیمات پر عمل کرنا تھا۔

قرآن کریم جہاں مومن مردوں کی بات کرتا ہے وہیں مومن عورتوں کی بھی بات کرتا ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس دور میں بھی اگر احمدی عورتیں آگے آئیں تو احمدیت بہت تیزی سے ترقی کرے گی۔ پس اپنے دین کو دوسروں تک پہنچائیں۔ آنے والی نسلوں کی بہترین تربیت کریں۔ دوسری عورتوں کو تبلیغ کرنے کے بہت دوررس نتائج ہوں گے۔ اپنے دینی علم کو بڑھائیں۔ آج علم اور دعا ہی دو ہتھیار ہیں جو اسلام کو پھیلانے میں مددگار ہوں گے اس لیے قرون اولیٰ کی عورتوں نے تقویٰ اور طہارت کے جو اعلیٰ نمونے قائم کر دیے ہیں ان نمونوں کو دیکھیں اور ان پر عمل کریں۔

آج کے دور میں ہمارے مخالفین ختم نبوت کا سوال اُٹھاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ احمدی آنحضرت ﷺ پر ایمان نہیں رکھتے۔ پس اپنے عمل سے، اپنے علم سے اور اپنے نمونوں سے ان مخالفین کو جواب دینا ہے۔ دور اول کی خواتین مبارکہ میں حضرت عائشہؓ کا ذکر ہے کہ جب ختم نبوت کا مسئلہ اٹھا تو آپ نے اس کا ایسے دفاع کیا کہ بغیر کسی خوف کے یہ اعلان کیا کہ تم یہ تو کہو کہ حضور ﷺ خاتم النبیین ہیں مگر یہ مت کہو کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

ایسے ہی حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ایک مثال دی ہے کہ حضرت سید احمد شہید بریلوی جب ایک مرتبہ سفر حج پر جا رہے تھے تو اس وقت ایک سو خواتین بھی آپ نے دیکھیں جو کہ حج پر جا رہی تھیں اور انہوں نے اسلامی تعلیم کے عین مطابق اپنے چہرہ کو پردہ کی غرض سے ڈھانکا ہوا تھا لیکن جب یہ خواتین مکہ پہنچ کر طواف کرنے لگیں تو چہرہ پر بدستور پردہ تھا اس پر آپ نے ان کو توجہ دلائی کہ جو اسلام اول چہرہ ڈھانکنے کا حکم دیتا ہے وہی اسلام دورانِ حج چہرہ پر پردہ کرنے کی ممانعت کرتا ہے اس پر ان عورتوں نے سن کر فوراً چہرہ سے پردہ ہٹا لیا۔ یہ ایک مثال ہے کہ آپ نے ایسے اطاعت کے ساتھ اسلام پر عمل کرنا ہے۔

آپ سو سالہ تقریبات پر چالیس یا پچاس فیصد لجنہ کا اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہو جانے پر مطمئن نہیں ہو سکتیں بلکہ یہ جوبلی تب ہی مفید ہو گی جب کہ آپ کی سو فیصد تعداد اسلام پر مکمل عمل پیرا ہو گی۔ تب ہی آپ اصل جشن منا رہی ہوں گی اور تب ہی آپ کامیابی سے اپنے آپ کو اور اپنی نسلوں کو محفوظ کر رہی ہوں گی۔

اپنے دین پر عمل کرنے میں کبھی احساسِ کمتری کا شکار نہ ہوں۔ چاہے آپ کا شوہر ہی آپ کو اسلامی تعلیم پر عمل پیرا ہونے سے روک رہا ہو تو آپ نے بغیر سمجھوتے کے دین پر عمل کرنا ہے۔ تب ہی آپ اپنے خاوندوں کی بھی اور اپنی اگلی نسلوں کی بھی ٹھیک تربیت کرنے والی ہوں گی اور تبھی آپ اسلام اور احمدیت کی حقیقی ترویج کر رہی ہوں گی۔

اب اجتماع کے اختتام پر جب آپ واپس جا رہی ہیں تو آپ نے تمام باتوں پر عمل کرنا ہے اور اب یہ جو نئی صدی کا باب کھل رہا ہے تو اللہ کرے کہ لجنہ کی آئندہ صدی میں آپ کو دور اول کی خواتین کی طرح نمونہ کے طور پر پیش کیا جائے کہ یہ احمدی خواتین ہیں جنہوں نے خدا اور اس کے رسول اور دین کی خاطر قربانی کر کے اسلام اور احمدیت کو دنیا میں ترقی دینے میں عظیم الشان کردار ادا کیا ہے۔



خلاصہ خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

برموقعہ سالانہ اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ یوکے 2023

تشہد، تعوذ اور تسمیہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ یوکے کا سالانہ اجتماع اس ویک اینڈ پر منعقد ہوا، جو اب اپنے اختتام کی طرف بڑھ رہا ہے۔ بانی مجلس خدام الاحمدیہ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو جو خدام الاحمدیہ سے امیدیں تھیں، ان کے حوالے سے مَیں آج آپ رضی اللہ عنہ کے ایک خطاب سے کچھ باتیں آپ کے سامنے پیش کروں گا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: انسان اس دنیا میں آتے ہیں اور زندگی گزار کر چلے جاتے ہیں مگر قوموں کو خدا نے یہ صلاحیت اور موقع دیا ہے کہ وہ اگر چاہیں تو اپنی زندگیوں کو ابدی اور دائمی بنا سکتی ہیں۔ اقوام کی زندگیاں کئی دہائیوں بلکہ صدیوں پر بھی محیط ہو سکتی ہیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے نوجوانانِ احمدیت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ اپنے عمل اس رنگ میں ڈھالیں کہ جس کے طفیل جماعت کی ابدی اور دائمی ترقی ممکن ہو سکے۔ اسی طرح جماعت کی آئندہ نسلیں احمدیت کی حقیقی تعلیم پر عمل کرنے والی بن سکیں گی اور اسی طرح اسلام، احمدیت کا پیغام دنیا کے کناروں تک پہنچ سکے گا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر مسیح موسوی کے ماننے والے اپنا



پیغام دنیا بھر میں پھیلا سکتے ہیں تو مسیح محمدی کے ماننے والوں میں کیا کمی ہے کہ وہ ایسا نہ کر سکیں۔حضرت مسیح موعودعلیہ السلام نے احمدیت کا پیغام دنیا بھر میں پھیلانے اور تبلیغ اسلام کے کام کے لیے بڑی دردمندانہ دعائیں کی ہیں۔پس آج ہر احمدی خادم کی زندگی کا یہ اہم ترین مقصد ہونا چاہیے کہ وہ احمدیت اور اسلام کا پیغام دنیا بھر میں پھیلانے کے لیے کوشاں رہے۔آج جب دنیا خدا سے دور ہوتی جا رہی ہے اور دہریت بڑے زور سے حملہ آور ہے یہ احمدی خدام کا فرض ہے کہ اسلام کی خوبصورت تعلیم دنیا کے سامنے پیش کریں۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعودعلیہ السلام نے ایک مرتبہ کشف میں یہ نظارہ دیکھا کہ دنیا کی بڑی بڑی اقوام کے بادشاہ گھوڑوں پر سوار آپ علیہ السلام کی طرف آ رہے ہیں ۔ اس کشف کی تعبیر یہ تھی کہ ایک ایسا وقت آنے والا ہے کہ جب کیا امریکہ اور کیا برطانیہ اور کیا روس اور جرمنی غرض دنیا کی بڑی بڑی طاقتوں کے سربراہان احمدیت کی آغوش میں آ جائیں گے اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے بالمقابل دیگر ادیان کے پیروکار تعداد میں گھٹتے گھٹتے بہت تھوڑے رہ جائیں گے۔آج جب دنیا اپنے پیدا کرنے والے خدا سے دور سے دور ہوتی چلی جا رہی ہے بظاہر اس بات کا امکان نظر نہیں آتا کہ کوئی ایسا وقت بھی آنے والا ہے کہ جب دنیا کے بڑے بڑے بادشاہ احمدیت قبول کریں مگر یاد رکھیں! کہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعودعلیہ السلام کی یہ پیش گوئی ایک روز ضرور بالضرور پوری ہونے والی ہے۔ ہمارا فرض یہ ہے کہ ہم اس دن کے لیے تیاری کریں، دین کی خاطر ہر قربانی دینے کے لیے تیار رہیں اور اسلام کا پیغام دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لیے انتھک محنت کرتے چلے جائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہر احمدی کو اپنے آپ سے یہ سوال کرنا چاہیے کہ حضرت اقدس مسیح موعودعلیہ السلام کی ان

پیشگوئیوں کے پورا کرنے کے لیے مَیں کس قدر کوشش کر رہا ہوں۔ میں اس حوالے سے اپنا پورا حصّہ ڈال بھی رہا ہوں یا نہیں۔ اگر آپ پورے اخلاص کے ساتھ خدا تعالیٰ سے تعلق جوڑنے کی کوشش کر رہے ہیں، اور خدا سے تعلق جوڑنے کا ذریعہ اس کی عبادت ہے، اگر آپ عبادات کے ذریعے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس مشن کی تکمیل کے لیے کوشاں ہیں تو ان شاء اللہ ایک روز ہم اسلام کی فتح کا دن ضرور دیکھیں گے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس دور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کے طور پر بھیجا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی شان کے اعتبار سے تمام انبیائے کرام سے بہت بڑھ کر مقام کے حامل ہیں۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کی اس جماعت کی عمر، نوح علیہ السلام کی تعلیم کی عمر، کہ جو نوسو پچاس برس بیان کی گئی ہے اس سے بہت بڑھ کر ہوگی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کی یہ جماعت ان شاء اللہ کئی ہزار برس تک قائم رہے گی۔ خدا تعالیٰ نے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ ان کے پیروکاروں کی جماعت تا قیامت قائم رہے گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اس دور میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایم ٹی اے کی نعمت سے نوازا ہے۔ اسی طرح کئی دیگر پلیٹ فارم ایسے عطا فرمائے ہیں کہ جن کے ذریعے ہم تبلیغ کا فریضہ عمدگی سے انجام دے سکتے ہیں۔ تبلیغی مساعی کا ذکر جب شائع ہوتا ہے تو یوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے پورا ہونے سے احمدیوں کا خدا کے وعدوں کی صداقت پر ایمان اور بڑھ جاتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ایک حدیث میں ہے کہ جب ایک مومن رات کو تہجد ادا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کی دعائیں سننے کے لیے آسمان سے نیچے آجاتا ہے۔ ہمارے نوجوانوں کے لیے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ایک مضبوط تعلق قائم کریں تاکہ اللہ تعالیٰ ان کی دعائیں سنے اور جب ہر ایک خادم یہ کوشش کرے گا تو پھر ہم پر اللہ تعالیٰ کی روحانی بارش کے قطرے نازل ہوں گے۔ چاہے کیسے ہی حالات کیوں نہ ہو جائیں دنیا کا کوئی شخص اس تعلق میں رکاوٹ نہیں بن سکتا اور نہ ہی دنیا میں ایسی کوئی جگہ باقی رہے گی جہاں اللہ تعالیٰ احمدیوں کی دعائیں نہیں سنے گا۔ پس تبلیغ کے ساتھ ساتھ دعائیں بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ ہماری دعائیں قبول فرمائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کا مقام بہت بلند ہے اس لیے ممکن نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کو حضرت عیسیٰؑ کی تعلیم کے مقابلے میں کامیابی حاصل نہ ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ تمام زمانے کی برائی اور بدامنی خدا کے مسیح (یعنی آپؑ) کے ذریعے سے دُور ہوں گی۔ پس آپ سب اپنے فرائض ادا کرنے کے لیے تندہی سے کوشش کریں۔

رسالہ الوصیت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی قدرت ظاہر کرنے والا ہوں۔ جب میں چلا جاؤں گا تو میرے بعد بعض اور لوگ اس کے مظہر ہوں گے۔ آپؑ نے فرمایا کہ میری وفات کے بعد ایک بار پھر خلافت کا نظام قائم ہوگا جو قیامت تک قائم رہے گا۔ پس ہر احمدی نوجوان کو چاہیے کہ اپنے آپ کو خلافت کے ساتھ جوڑ کر رکھے۔ احمدی والدین یہ عہد کریں کہ وہ اپنے بچوں میں اور آنے والی نسلوں میں خلافت کے اس تعلق کو مضبوطی سے قائم کرنے کی کوشش کریں اور یہ کوشش کریں کہ وہ خلافت کے لیے ہر قربانی کے لیے تیار رہیں۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ مسیحیوں میں اُن کا پوپ قابل احترام سمجھا جاتا ہے۔ اُس کے ماننے والے اس کی عزت اور اُس کے احترام کو اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ اگر مسیحی ایک لمبے عرصے

سے اپنے پوپ کا مقام ظاہری طور پر قائم رکھے ہوئے ہیں تو ہمیں اس سے بڑھ کر ایسا کرنا چاہیے۔ ہر احمدی نوجوان کو اپنے عہد پر پورا اترنے کے لیے تیار رہنا ہوگا اور اس کا تمام تر دارومدار خلافت سے تعلق پر ہے۔ پس خلافت سے اپنا تعلق مضبوط کرنے کی کوشش کریں۔ جب وہ دن آئے گا کہ اللہ تعالیٰ اس دنیا کو ختم کرے تو احمدی لوگ ہی سیدھے راستے پر چلنے والے ہوں گے اور احمدی لوگ ہی اللہ تعالیٰ کے انعامات کے وارث ہوں گے۔ ان شاء اللہ۔ لیکن ایسے انعامات اللہ تعالیٰ کے احکام پر چلنے سے مشروط ہوتے ہیں۔ اللہ کرے کہ ایسا دن نہ آئے کہ صرف چند لوگ ہی اس پر عمل کرنے والے ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ احمدی نوجوانوں کو اپنی حالت کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے کہ اُن کے اعمال ایسے ہوں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے انعامات کے وارث ہوں اور اُن کا شمار صادقین میں ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ حضرت مصلح موعودؓ نے خدام الاحمدیہ سے جو عہد لیا تھا آج میں بھی آپ سے وہ عہد لوں گا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل عہد پہلے انگریزی اور پھر اردو زبان میں پڑھا اور تمام حاضرینِ مجلس نے حضور انور کی اقتدا میں اسے دہرایا:

اشاعتِ اسلام نیز نظامِ خلافت کی حفاظت اور اس کے استحکام کے لیے خدام الاحمدیہ سے لیا جانے والا عہد:

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

ہم اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ ہم اسلام اور احمدیت کی اشاعت اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لیے اپنی زندگیوں کے آخری لمحات تک کوشش کرتے چلے جائیں گے اور اس مقدس فریضے کی تکمیل کے لیے ہمیشہ اپنی زندگیاں خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وقف رکھیں گے اور ہر بڑی سے بڑی قربانی پیش کر کے قیامت تک اسلام کے جھنڈے کو دنیا کے ہر ملک میں اونچا رکھیں گے۔

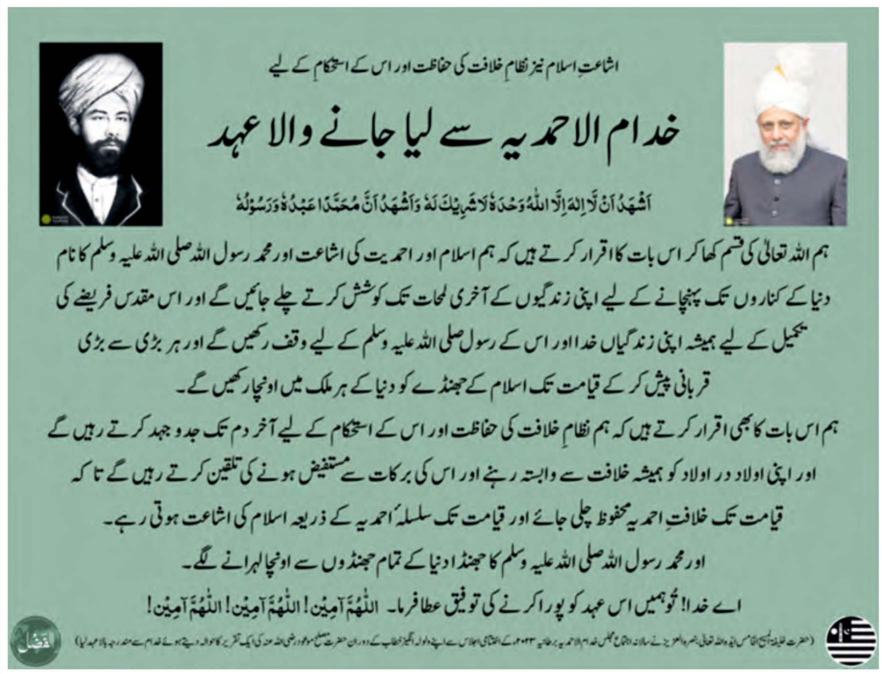
ہم اس بات کا بھی اقرار کرتے ہیں کہ ہم نظامِ خلافت کی حفاظت اور اس کے استحکام کے لیے آخر دم تک جدوجہد کرتے رہیں گے اور اپنی اولاد در اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے اور اس کی برکات سے مستفیض ہونے کی تلقین کرتے رہیں گے تا کہ قیامت تک خلافتِ احمدیہ محفوظ چلی جائے اور قیامت تک سلسلۂ احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی اشاعت ہوتی رہے۔ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا کے تمام جھنڈوں سے اونچا لہرانے لگے۔

اے خدا! تُو ہمیں اس عہد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اَللّٰھُمَّ آمِیْن! اَللّٰھُمَّ آمِیْن! اَللّٰھُمَّ آمِیْن!

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ حضرت مصلح موعودؓ نے خدام الاحمدیہ سے یہ عہد لینے کے بعد فرمایا تھا کہ بار بار اس عہد کو دہرائیں۔ آپ کا اب جو عہد ہے وہ اس عہد سے ملتا ہے لیکن یہ عہد بار بار دہرایا نہیں جاتا۔ اس عہد کے الفاظ کے بعد آپ کو بھرپور کوشش کرنی ہے کہ آپ اپنی زندگی اس کے مطابق ڈھالیں۔ اور اس کے مطابق اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنے والے ہوں اور اس عہد اور اپنی ذمہ داریوں پر مسلسل نظر رکھیں اور اس دن تک چین سے نہیں بیٹھنا جب تک اسلام کی پُرامن تعلیمات دنیا کے ہر قصبہ، گاؤں اور شہر میں نہ پہنچ جائیں اور دنیا کی اکثریت اس کو نہ قبول کر لے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت مصلح موعودؓ کی ایک خواب کا ذکر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا نور پانی کی شکل میں دنیا کے کناروں تک پہنچ جاتا ہے۔ احمدیوں کے دلوں پر اللہ تعالیٰ کے اتنے فضل ہوں گے کہ ایک وقت آئے گا کہ کوئی ایسا فرد یہ کہہ نہ سکے گا کہ اے


اشاعتِ اسلام نیز نظامِ خلافت کی حفاظت اور اس کے استحکام کے لیے

خدام الاحمدیہ سے لیا جانے والا عہد

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

ہم اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ ہم اسلام اور احمدیت کی اشاعت اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لیے اپنی زندگیوں کے آخری لمحات تک کوشش کرتے چلے جائیں گے اور اس مقدس فریضے کی تکمیل کے لیے ہمیشہ اپنی زندگیاں خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وقف رکھیں گے اور ہر بڑی سے بڑی قربانی پیش کر کے قیامت تک اسلام کے جھنڈے کو دنیا کے ہر ملک میں اونچا رکھیں گے۔

ہم اس بات کا بھی اقرار کرتے ہیں کہ ہم نظامِ خلافت کی حفاظت اور اس کے استحکام کے لیے آخر دم تک جدو جہد کرتے رہیں گے اور اپنی اولاد در اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے اور اس کی برکات سے مستفیض ہونے کی تلقین کرتے رہیں گے تا کہ قیامت تک خلافتِ احمدیہ محفوظ چلی جائے اور قیامت تک سلسلۂ احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی اشاعت ہوتی رہے۔

اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا کے تمام جھنڈوں سے اونچا لہرانے لگے۔

اے خدا! تُو ہمیں اس عہد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اَللّٰهُمَّ آمِيْن! اَللّٰهُمَّ آمِيْن! اَللّٰهُمَّ آمِيْن!

خدا! میری پیاس کو کیوں نہ بجھایا۔ خدام الاحمدیہ کو آپ نے نصیحت کی کہ اللہ تعالیٰ پر مکمل بھروسا کرنا ہے اور ہر قربانی کے لیے تیار رہنا ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے تنبیہ فرمائی کہ جب لوگوں میں دولت کی حرص پیدا ہوتی ہے تو یہ حرص ایمان کو کمزور کرتی ہے اور دینی مقاصد کی انجام دہی میں رکاوٹ پیدا کرتی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز رنے فرمایا کہ آپ جو مغرب میں رہتے ہیں آپ کا دھیان پیسہ کمانے میں نہ لگا رہے۔ بلکہ اللہ کی طرف آپ کی توجہ ہو تو وہ خود آپ کی ضروریات پوری کرے گا۔ آپ کی ترجیح وہ رستہ ہو جو دنیا کی چکا چوند کی بجائے اللہ تعالیٰ کی طرف لے کے جانے والا ہو۔

آپ نے اپنے وقت کو دین کے لیے پیش کرنا ہے۔ یہ پیغام دنیا تک پہنچانا ہے۔ اسلام کے اعلیٰ معیار کے مطابق زندگی گزارنی ہے اور اس کے لیے اخلاص دکھانا ہے اور ہر قسم کے لالچ طمع اور دنیا داری سے بچا کے رکھنا ہے۔ اللہ کرے کہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا کے ہر کونے میں لہرانے والے ہوں کیونکہ جب اللہ تعالیٰ کا پیغام ساری دنیا میں پہنچ جائے گا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا ہی دنیا میں قائم ہو گا اور لہرایا جائے گا اور ہم ان لوگوں میں شامل ہونے والے ہوں گے جنہوں نے اس عظیم الشان مقصد کے لیے قربانیاں دیں۔

ہمیشہ اس بات کو مدنظر رکھیں کہ ہم جس دور سے گزر رہے ہیں اس میں اللہ نے ہم پر بطور جماعت بعض ذمہ داریاں ڈالی ہیں۔ سورۃ الاحزاب کی آیت 73 پڑھتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امانت کا ذکر فرمایا کہ یہاں آسمان اور پہاڑوں نے ایک بوجھ کو اٹھانے سے انکار کیا اور وہ ڈر گئے لیکن ایک انسان کو یہ بوجھ سونپا گیا یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھے پر یہ بوجھ ڈالا گیا۔ آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے غلامِ صادقؑ کے غلام ہیں۔ یہ ذمہ داری آپ کی ہے اور آپ کو یہ ذمہ داری سب سے مقدم رکھنی ہے۔ ہر احمدی کو اپنی تمام تر قوتوں اور صلاحیتوں کو استعمال کرتے ہوئے اپنی عبادات میں ترقی کرنی ہے، بنی نوع انسان کی خدمت کرنی ہے اور اللہ تعالیٰ کی توحید کے قیام کے لیے ہر ممکن کوشش کرتے ہوئے اپنے عمل سے اس کی گواہی دینی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ تمام دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی سے آشنا کرنے کی ذمہ داری آپ کی ہے۔ آخر میں مَیں احمدی نوجوانوں کو کہتا ہوں کہ اپنے اس عظیم الشان مشن کو کبھی نہ بھولیں۔ مَیں دعا کرتا ہوں کہ آپ میں سے ہر ایک اس عہد کو پورا کرنے والا ہو جو اس وقت آپ نے میرے ساتھ دہرایا ہے اور آپ میں سے ہر ایک مسیح موعودؑ کا مخلص اور حقیقی غلام بننے والا ہو۔



خلاصہ خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برموقعہ سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ یوکے 2023

تشہد، تعوذ اور تسمیہ کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج انصاراللہ یوکے کا اجتماع اختتام کو پہنچ رہا ہے، اسی طرح فرانس اور امریکہ میں بھی اجتماع ہو رہے ہیں۔ ایم ٹی اے نے اب تمام دنیا کے احمدیوں کو ایک کر دیا ہے۔ آج بھی یوکے کے اجتماع کی بدولت تمام دنیا میں موجود انصار ان باتوں کو دیکھ اور سُن رہے ہوں گے۔ پس آج یہاں جو بھی باتیں میں بیان کروں گا اس کے مخاطب تمام دنیا کے انصار ہیں۔

بانیٔ تنظیم انصاراللہ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ایک موقع پر انصار سے مخاطب ہو کر فرمایا تھا کہ آپ کا نام انصاراللہ سوچ سمجھ کر رکھا گیا ہے۔ پندرہ سے چالیس سال کا زمانہ جوانی اور اُمنگ کا زمانہ ہوتا ہے اس لیے اُس عمر کے افراد کا نام خدام الاحمدیہ رکھا گیا ہے تاکہ خدمتِ خلق کے سلسلے میں زیادہ سے زیادہ وقت صرف کریں اور چالیس سال سے اوپر والوں کا نام انصاراللہ رکھا گیا ہے۔ اس عمر میں انسان اپنے کاموں میں استحکام پیدا کر لیتا ہے اور اگر وہ کہیں ملازم ہو تو ملازمت میں ترقی کر لیتا ہے اور اس قابل ہو جاتا ہے کہ وہ اپنے سرمائے سے دین کی زیادہ سے زیادہ خدمت کر سکے۔ پس آپ کا نام انصاراللہ اس لیے رکھا گیا ہے تاکہ جہاں تک ہو سکے آپ دین کی خدمت کی طرف توجہ کریں اور یہ توجہ مالی لحاظ سے بھی ہو اور دینی لحاظ سے بھی۔



پس اس حقیقت کو ہر ناصر کو سمجھنا چاہیے کہ اس نے اپنی عبادت کے معیار کو بڑھانا ہے۔ اپنی نمازوں کی حفاظت کرنی ہے۔ باجماعت نماز کی طرف توجہ دینی ہے۔ گھروں میں اپنی اولاد کے سامنے اپنی عبادت کے معیار کے نمونے قائم کرنے ہیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مثال دی ہے کہ قرآن کریم نے حضرت ابراہیم کی یہی خوبی بیان کی ہے کہ وہ اپنی اولاد کو نماز کی تلقین کرتے رہتے تھے، اور یہی اصل خدمت اور فرض انصاراللہ کا ہے۔

ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس بات پر بیعت کی ہے کہ خدا تعالیٰ کی حکومت کو دنیا میں قائم کریں گے۔ شیطان کی حکومت کو دنیا سے مٹائیں گے اور دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے۔ اس مقصد کا حصول اللہ تعالیٰ کے حکموں اور فرائض کی بجا آوری کے بغیر ممکن نہیں۔ پس اس طرف خاص توجہ کی ضرورت ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بار بار اپنی جماعت کو اس طرف توجہ دلائی ہے۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں: نماز کو باقاعدہ التزام سے پڑھو۔ بعض لوگ صرف ایک ہی وقت کی نماز پڑھ لیتے ہیں وہ یاد رکھیں کہ نمازیں معاف نہیں ہوتیں، یہاں تک کہ پیغمبروں تک کو معاف نہیں ہوئیں۔

پس وہ لوگ جو نمازوں کی ادائیگی میں سستی سے کام لیتے ہیں انہیں بہت فکر کی ضرورت ہے۔ اگر نمازوں کی ادائیگی کے ذریعے اپنے نمونے قائم نہیں کریں گے تو اولادیں کس طرح دین پر قائم ہوں گی۔ پھر اگر اولاد بگڑ جاتی ہے تو شکوہ نہیں ہونا چاہیے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ لوگ نمازوں سے غافل اور سست اس لیے ہوتے ہیں کیونکہ ان کو اس لذت اور سُرور پر اطلاع نہیں جو اللہ تعالیٰ نے نماز کے اندر رکھا ہے۔

پس ہمارا پہلا کام تو یہ ہے کہ خالص ہو کر خدا تعالیٰ کے آگے جھکیں۔ سوز اور رقّت کے ساتھ اس سے دعائیں مانگیں۔ پھر ایسی حالت پیدا ہو جائے گی کہ نمازوں سے غفلت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ جب یہ حالت ہو گی تو ہم عملی طور پر ان لوگوں کے سوال کا جواب دینے والے ہو جائیں گے جو کہتے ہیں کہ بعض لوگ نمازیں پڑھتے ہیں اور پھر بدیاں اور برائیاں کرتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ یعنی نیکیاں بدیوں کو زائل کر دیتی ہیں۔ پس ان حسنات اور لذات کو دل میں رکھ کر دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ وہ نماز عطا کرے جو صدیقوں اور محسنوں کی نماز ہے۔

نماز کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے ایک موقعے پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں یوں نصیحت فرمائی کہ جب تک انسان کامل طور پر توحید پر کاربند نہیں ہوتا اس میں اسلام کی عظمت اور محبت قائم نہیں ہوتی۔ فرمایا نماز میں لذّت اور سرور اس وقت تک حاصل نہیں ہوسکتا جب تک برے ارادے اور ناپاک اور گندے منصوبے بھسم نہ ہوں۔ انانیت اور شیخی دُور ہوکر نیستی اور فروتنی نہ آجائے۔ عبودیت کاملہ کے سکھانے کے لیے بہترین معلم اور افضل ترین ذریعہ نماز ہی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جگہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو ایک نمونہ بنانا چاہتا ہے۔ پس ہر لحاظ سے یہ نمونے قائم کرو۔ اللہ تعالیٰ متقی کو پیار کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی عظمت کو یاد کرکے سب ترساں رہو اور یاد رکھو کہ سب اللہ کے بندے ہیں۔ عاجزی انکساری پیدا کرو۔ کسی پر ظلم نہ کرو، نہ تیزی دکھاؤ، نہ کسی کو حقارت سے دیکھو۔ جماعت میں اگر ایک آدمی بھی گندا ہے تو وہ سب کو گندا کر دیتا ہے۔ تمہارے قول وفعل ایک ہونے چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ کا خوف اسی میں ہے کہ انسان دیکھے کہ اُس کا قول وفعل کہاں تک مطابقت رکھتا ہے۔ اگر اس کا قول وفعل برابر نہیں تو پھر وہ مورد غضب الٰہی ہوگا۔ جو دل ناپاک ہے خواہ قول کتنا ہی پاک ہو وہ دل خدا کی نگاہ میں قیمت نہیں پاتا۔ پس میری جماعت سمجھ لے کہ وہ میرے پاس آئے ہیں اس لئے کہ تخم ریزی کی جائے جس سے وہ پھل دار درخت ہوجائیں۔ پس ہر ایک غور کرے کہ اس کا اندرونہ کیسا ہے اور اس کی باطنی حالت کیسی ہے۔ اگر ہماری جماعت بھی خدانخواستہ ایسی ہے کہ اس کی زبان پر کچھ ہے اور دل میں کچھ ہے تو پھر خاتمہ بالخیر نہ ہوگا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ بدر کی فتح کی پیشگوئی ہوچکی تھی لیکن پھر بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رو رو کر دعا مانگتے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا کہ جب ہر طرح فتح کا وعدہ ہے تو پھر اس الحاح کی ضرورت کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ وہ ذات غنی ہے۔ ممکن ہے کہ وعدہ الٰہی میں کوئی مخفی شرائط ہوں اس لیے دعا کی ضرورت ہے۔ پس بڑے خوف کا مقام ہے کہ انصار جنہوں نے عہد کیا ہے ہم اللہ تعالیٰ کے دین کی مدد کے لئے ہر ممکن کوشش کریں گے اور اپنی اولادوں کو بھی دین سے جوڑے رکھیں گے تو اُن کو ہر وقت اس فکر میں رہنا چاہیے کہ ایسے نمونے قائم کریں جو عبادتوں کے بھی اور عملی حالتوں کے بھی اعلیٰ معیار ظاہر کرنے والے ہوں تا کہ اپنے بیوی بچوں کے لیے ایک نمونہ ہوں۔ ہمارے ذمہ خدا نے بہت بڑا کام لگایا ہے۔ ہم نے صرف اپنی اور اپنی اولادوں کی تربیت نہیں کرنی بلکہ دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لانا ہے اور اللہ تعالیٰ کی توحید کو دنیا میں قائم کرنا ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں جو نصائح فرمائی ہیں اُن کی جگالی کرتے رہنا چاہیے۔ اپنی زندگی کو اس کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرنی چاہیے تب ہی ہم کامیاب انصار بن سکتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اگر تم چاہتے ہو کہ تمہیں فلاح دارین حاصل ہو اور لوگوں کے دلوں کو فتح کرو تو پاکیزگی اختیار کرو۔ عقل سے کام لو اور کلام الٰہی کی ہدایت پر چلو۔ اعلیٰ اخلاق کا نمونہ دکھاؤ۔ حقیقی عقل اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتی ہے اور اس کے لیے قرآن کریم پڑھنا سمجھنا اور اس کے احکام پر چلنا ضروری ہے۔ عملی نمونہ پیش کرو تب ہی کامیابی حاصل ہوگی۔ اگر دنیا و آخرت میں کامیابی حاصل کرنی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اتباع کرنی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو دنیا میں لہرانا ہے تو دلوں کو

پاکیزہ بنانا ہوگا اور اس کے لیے تقویٰ ضروری ہے اور تقویٰ کے لیے قرآن کریم پڑھنا ضروری ہے۔ پس قرآن کریم کو تدبر سے پڑھیں اس پر عمل کریں اور اس کی تعلیم دنیا میں پھیلائیں۔ اگر عمل نہیں تو پھر اس کی تعلیم کا بھی اثر نہیں ہوگا۔ اگر ہم ان سب پر عمل کریں گے تو ہمارے قول وفعل ایک ہوں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر تم اسلام کی خدمت کرنا چاہتے ہو تو پہلے خود تقویٰ اختیار کرو۔ تم دیکھتے ہو کہ مسلمانوں کی طاقت کمزور ہوگئی ہے اور قومیں انہیں حقارت کی نظر سے دیکھتی ہیں اگر تمہاری حالت بھی یہ ہوگئی تو پھر خاتمہ سمجھو۔ پس اس ارشاد کو بھی ہمیں اپنے سامنے رکھنا چاہیے کہ اگر اسلام کی خدمت کرنی ہے اور اسلام کے خادم ہونے کا اعزاز حاصل کرنا ہے تو پھر تقویٰ کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے ہوں گے اور اپنے عملی نمونے پیش کرنے ہوں گے۔

ہمیں کس فکر کے ساتھ نمازوں کو سنوارنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں کس فکر کے ساتھ تعلق باللہ کو بلند کرنے کی ضرورت ہے۔ چالیس سال سے زائد عمر والے خود اپنا جائزہ لیں۔

انصار کو چاہیے کہ دنیا کو نہیں بلکہ دین کو ترجیح بنائیں۔ گذشتہ ہفتہ میں نے خدام سے عہد لیا تھا۔ خدام الاحمدیہ کے ذمہ اوّل تو خدمت خلق کا کام دیا گیا تھا لیکن بعد میں ان سے تبلیغ اسلام کی خدمت بھی لی گئی لیکن اصل میں تو یہ کام انصار اللہ کا بھی ہے اس لیے یہ عہد اب میں دوبارہ صدر صاحب انصار اللہ پاکستان کی تجویز پر کہ حضرت مصلح موعودؓ کی خواہش تھی کہ ہر موقع پر یہ عہد دہرایا جائے اب دوبارہ دہرا رہا ہوں۔ بعد ازاں حضور انور نے اردو اور پھر انگریزی میں درج ذیل عہد دہرایا:

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ

وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

ہم اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ ہم اسلام اور احمدیت کی اشاعت اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لیے اپنی زندگیوں کے آخری لمحات تک کوشش کرتے چلے جائیں گے اور اس مقدس فریضے کی تکمیل کے لیے ہمیشہ اپنی زندگیاں خدا اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وقف رکھیں گے اور ہر بڑی سے بڑی قربانی پیش کر کے قیامت تک اسلام کے جھنڈے کو دنیا کے ہر ملک میں اونچا رکھیں گے۔ ہم اس بات کا بھی اقرار کرتے ہیں کہ ہم نظام خلافت کی حفاظت اور اس کے استحکام کے لیے آخر دم تک جدو جہد کرتے رہیں گے۔ اور اپنی اولاد در اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے اور اس کی برکات سے آخر دم تک مستفیض ہونے کی تلقین کرتے رہیں گے تا کہ قیامت تک خلافت احمدیہ محفوظ چلی جائے اور قیامت تک سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی اشاعت ہوتی رہے۔ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا کے تمام جھنڈوں سے اونچا لہرانے لگے۔ اے خدا! تُو ہمیں اس عہد کو پورا کرنے توفیق عطا فرمائے۔ اَللّٰھُمَّ آمِیْن ۔ اَللّٰھُمَّ آمِیْن ۔ اَللّٰھُمَّ آمِیْن

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ ہمیں یہ عہد بھی پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ایک نسخہ کا روایت میں یوں ذکر ملتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انجیر کھایا کرو۔ پھلوں میں سے بڑا اچھا پھل ہے۔ اگر میں یہ کہوں کہ جنت سے ایک پھل نازل ہوا ہے تو میں یہ کہوں گا کہ انجیر جنت سے آنے والا ایسا پھل ہے جس میں گٹھلی نہیں ہے۔ پس اس کو کھاؤ کیونکہ یہ بواسیر کے مرض کو دور کرتا ہے اور نقرس (Gout) کے مرض میں بھی نفع بخشتا ہے۔ جن کو گاؤٹ کے مرض کی تکلیف ہوتی ہے اس کے لیے بھی اچھا ہے۔

(کنزل العمال ۔ کتاب الطب ۔ الباب الاوّل ۔ الفصل الاول التین من الاکمال ۔ حدیث نمبر 28280)

مسجد بیت الرحیم Cardiff اور مسجد بیت التوحید Huddersfield کے سنگِ بنیاد کے بارے میں رپورٹ



مسجد بیت الرحیم Cardiff کے سنگِ بنیاد کی تقریب





اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم سے یوکے جماعت میں بھی مساجد کی تعمیر پر کام جاری ہے۔ اِس ضمن میں مورخہ 9 اور 10 ستمبر 2023 کو مسجد بیت الرحیم Cardiff اور مسجد بیت التوحید Huddersfield کے سنگِ بُنیاد رکھنے کی تقریب مُنعقد ہوئی، الحمدُ للہ۔

اِن دونوں تقریبات میں حضور اقدس کے ارشاد پر مکرم و محترم امیر صاحب یوکے نے حضور کی نمائندگی میں قادیان سے منگوائی گئی اینٹ رکھی جس پر حضور اقدس نے دُعا کی تھی۔ دونوں مواقع پر 3 نائب امراء یوکے، تینوں ذیلی تنظیموں کے سربراہان، 2 ممبرانِ نیشنل مجلسِ عاملہ، نیز چند ریجنل اور مقامی عُہد یداران، 2 واقفینِ نو، 2 واقفاتِ نو اور بعض چنیدہ مقامی افرادِ جماعت کو بھی اینٹ رکھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

مسجد بیت الرحیم Cardiff کے بنانے کے اخراجات چونکہ مجلس انصار اللہ کی جانب سے اُٹھائے جائیں گے انشاء اللہ، لہٰذا اِس موقع پر صدر صاحب مجلس انصار اللہ کے علاوہ نائب صدر صفِ اول مکرم ظہیر جتوئی صاحب اور نائب صدر صفِ دوم صاحبزادہ مرزا وقاص احمد صاحب کو بھی اینٹ رکھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ سنگِ بُنیاد کی تقریب کے بعد مکرم و



مسجد بیت التوحید Huddersfield کے سنگِ بنیاد کی تقریب











محترم امیر صاحب یو کے نے اپنی تقریر میں مساجد بنانے کی اہمیت کے علاوہ مالی قربانی پر بھی زور دیا تا کہ لوکل احبابِ جماعت اِن مساجد کی تعمیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں، انشاء اللہ۔ Cardiff میں تقریباً 315 افراد اور Huddersfield میں تقریباً 400 افراد نے اِن تقریبات میں شرکت کی، الحمدُللہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اِن دونوں پراجیکٹس کو جلد از جلد احسن رنگ میں مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اِن مساجد سے اسلام اور احمدیت کا پیغام اِن کے چاروں اطراف میں پھیل جائے، آمین۔

یو کے جماعت کے صدرانِ جماعت کے ساتھ
مکرم ومحترم امیر صاحب یو کے کی میٹنگ کے بارے میں رپورٹ





مکرم ومحترم امیر صاحب یو کے نے مورخہ 16 ستمبر بروز ہفتہ کو نیشنل عاملہ کے ہمراہ یو کے کے تمام صدرانِ جماعت نیز مُربیانِ کرام کے ساتھ بیت الفتوح میں تقریباً 3 گھنٹے تک میٹنگ کی۔ تلاوت اور دُعا کے بعد سب سے پہلے حضور اقدس کے 18 اگست کے خطبہ جمعہ کے منتخب clips دکھائے گئے جس میں حضور نے عُہدیدارانِ جماعت کو اُن کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی تھی۔ مکرم ومحترم امیر صاحب یو کے نے بھی حضورِ انور کے خطاب کی روشنی میں سب احباب کو استغفار کی طرف توجہ دلائی۔ اِس کے بعد نیشنل جنرل سیکرٹری صاحب نے مجلسِ شوریٰ کی منظور شدہ کارروائی کے حوالے سے صدرانِ جماعت سے درخواست کی کہ وہ اپنی پرنٹ شدہ کاپی ساتھ لے کر جائیں تا کہ ان تجاویز پر لوکل سطح پر عمل درآمد شروع ہو سکے۔ پھر GDPR کے بارے میں ایک presentation ہوئی۔ اِس کے بعد صدران جماعت کے ساتھ سوال و جواب ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھی discussions ہوئیں۔ اِن discussions میں تربیت کا موضوع خاص طور پر زیرِ بحث آیا کہ نوجوانوں اور اُن کے بڑوں بشمول والدین کی اپنی تربیت کے مسائل کو کس طرح حل کیا جائے اور کس طرح سکولوں کالجوں اور باہر کا ماحول جو زہریلا اثر ہمارے بچوں اور نوجوانوں پر ڈالتا ہے اُس کو کیسے counter کیا جائے۔ اِسی طرح سے سوشل میڈیا کے حوالے سے تفصیلی discussion ہوئی کہ کس طرح ہمارے چند جوشیلے نوجوان تبلیغ کرنے کے شوق میں مخالفین اور مُفسدوں کے پھندے میں پھنس جاتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہمارے پاس اُن کے سوالوں کے جواب نہیں ہیں۔ مکرم ومحترم امیر صاحب یو کے نے حاضرین کو تفصیل سے بتایا کہ ہم نے اپنے نیشنل سیکرٹری تبلیغ کی قیادت میں ایک ٹیم تشکیل دی جو سوشل میڈیا پر جماعت کو مؤقف مؤثر انداز میں پیش کر سکے، اور جب سے ہماری ٹیم نے کام شروع کیا ہے، مُخالفین کو زبردست شکست کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے اور اب وہ ہم سے مُقابلہ کرنے سے گھبرا رہے ہیں، اور اِس کامیابی کا ہمارے نوجوانوں پر بہت اچھا اثر پڑ رہا ہے۔ مکرم ابراہیم اخلاف صاحب نے صدران کو یہ بھی بتایا کہ اُن





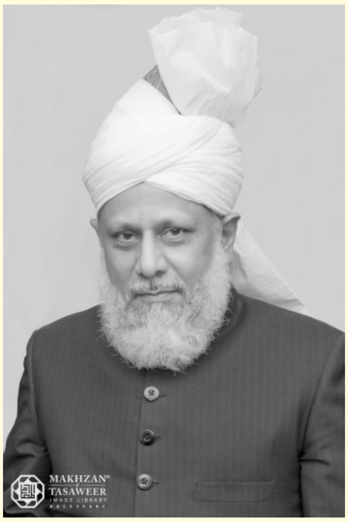




کے پروگراموں کے اب تک پچاس ہزار سے زیادہ views ہو چکے ہیں، الحمد للہ۔ اپنی تقریر میں بھی مکرم محترم امیر صاحب یوکے نے نوجوانوں کی تربیت، اطفال و ناصرات کی کلاسیں اور رشتہ ناطہ کے مسائل discuss کئے اور بتایا کہ حضورِانور کے خطاب کی روشنی میں نیشنل ڈیپارٹمنٹس ایک جامع پلان تیا کر رہے ہیں جو جلد ہی تمام یوکے میں roll out کر دیا جائے گا، انشاء اللہ۔ اِس کے علاوہ مکرم امیر صاحب نے اپنی تقریر اور سوال و جواب میں مساجد کی تعمیر بھی discuss کی کہ اللہ کے فضل و رحم سے Cardiff اور Huddersfield کی مساجد پر کام شروع ہو گیا ہے، اور اب Slough کی جماعت نے مسجد کے لئے جگہ ڈھونڈ لی ہے اور اُسے حاصل کرنے کے لئے اب وہ bidding شروع کرنے لگے ہیں، اللہ تعالیٰ کرے کہ اُن کو بہت ہی مناسب قیمت میں اچھی جگہ مل جائے، آمین۔

اِس میٹنگ کی حاضری درجِ ذیل تھی۔

- مجلسِ عاملہ 31/ 39
- صدرانِ جماعت 127 /147
- ریجنل امیر 12 /14
- فیلڈ مشنریز 32/ 39
- ٹوٹل: 202 /239



خلافت احمدیہ سے
احباب جماعت کا اخلاص و وفاء

راجہ برہان احمد، استاد جامعہ احمدیہ یوکے

قسط دوئم

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک بزرگ احمدی بھائی منیر حامد صاحب کا جو ایفرو امریکن تھے ان کا ذکر خیر کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔

بڑے نیک انسان تھے۔ مجھے بھی کئی دفعہ ملے ہیں۔ عموماً خوش اخلاقی سے پیش آتے تھے۔ جماعتی جلسوں میں بڑے مؤثر انداز میں تقریر کیا کرتے تھے۔ رسول کریم ﷺ سے عشق تھا۔ آنحضرت ﷺ کے نام کے ساتھ ہی آپؐ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جایا کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بڑے محبت اور پیار کا تعلق تھا۔ خلفاء سے اور خلافت سے بڑا گہرا محبت و عقیدت کا تعلق تھا۔ یہ دو تین سال پہلے بنگلہ دیش کے جلسہ پہ جاتے ہوئے پہلی دفعہ یہاں لندن میں مجھے ملے ہیں اور جب جلسہ سے واپس آئے ہیں پھر دوبارہ ملاقات کی۔ اور کہتے تھے کہ بنگلہ دیش کا جلسہ اور آپ سے ملاقات کے بعد میں نئے سرے سے چارج ہو گیا ہوں۔ جب بھی مجھے ملتے بڑے جذباتی ہو جایا کرتے تھے۔

(خطبہ جمعہ 27 فروری 2009 بحوالہ خطبات مسرور جلد ہفتم صفحہ 119)

مبلغِ سلسلہ رومانیہ لکھتے ہیں کہ اس سال جنوری 2010ء میں رومانیہ میں ایک دوست فلورین اندریا صاحب نے بیعت کی ہے۔ انہوں نے بیعت کرنے کے بعد سب سے پہلے خاکسار سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصویر مانگی۔ اس نے تصویر اپنے سینہ سے لگائی اور پھر اس کو اپنی دکان پر ایک نمایاں جگہ پر آویزاں کر رکھا ہے۔ لوگوں کے دریافت کرنے پر بتاتا ہے کہ اس نے اسلام قبول کر لیا ہے اور یہ ہمارے خلیفہ ہیں۔

(جلسہ سالانہ یوکے 2010ء کے دوسرے روز کا خطاب از الفضل انٹرنیشنل 20 جولائی 2012ء صفحہ 10)

برکینا فاسو کے ایک دوست عیسیٰ صاحب تھے۔ انہوں نے کہا کہ مَیں نے 2005ء میں بیعت کی تھی اور جب ان سے پوچھا گیا تو اس وقت تین سال ہوئے تھے۔ انہوں نے یہ بتایا کہ تین سال تو ہو گئے ہیں لیکن مجھے آج پتا چلا ہے کہ میں کیا ہوں اور کتنا خوش قسمت ہوں اور میں نے کیا پایا ہے۔ اپنی خوشی کا اظہار میرے بیان سے باہر ہے کیونکہ آج میں نے خلیفۂ وقت کو دیکھا اور ملاقات کی۔ بعض کی خلافت سے محبت آنسوؤں کی شکل میں ان کی آنکھوں سے بہہ رہی تھی۔ تو یہ اخلاص و وفا ہے جو نئی قائم ہونے والی جماعتوں میں ہے۔

(ماخوذ از خطبات مسرور جلد ششم صفحہ 181 تا 186)

اردن سے قاسم صاحب ہیں وہ لکھتے ہیں کہ ''حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی سب سے خوبصورت اور عظیم دلیل یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے خلافت کی محبت اور اطاعت میرے دل میں خود پیدا کر دی ہے۔ کہتے ہیں چند سال قبل جب میں نے بیعت کا فیصلہ کیا تو میرے دل میں یہ خیال گزرا کہ کیا واقعی جماعت اب تک حق پر ہے اور

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقصد پر گامزن ہے یا نہیں؟ اس وقت تک مجھے خلافت کا کچھ علم نہ تھا۔ اس پر خدا تعالیٰ نے خواب میں مجھے دکھایا کہ خلیفۃ المسیح سلامتی اور امن پھیلا رہے ہیں اور لڑائی جھگڑا کرنے والوں کے درمیان فیصلہ کر رہے ہیں۔ کہتے ہیں میں نے اپنا ہاتھ آپ کے ہاتھ پر رکھا'' یہ خط وہ مجھے لکھ رہے ہیں۔'' اور انگوٹھی کو بوسہ دیا۔ اس وقت میں نے آپ کی شفقت اور مہربانی کو محسوس کیا اور میرے دل میں آپ کے لئے غیر معمولی محبت پیدا ہوگئی جو دن بدن بڑھ رہی ہے۔ میں تجدید بیعت کرنا چاہتا ہوں اور آپ کی اطاعت سے نکلنے والے ہر شخص سے بیزاری کا اظہار کرتا ہوں۔'' (جلسہ سالانہ برطانیہ 2017ء سے دوسرے روز بعد دوپہر کا خطاب، الفضل انٹرنیشنل 6 اپریل 2018ء صفحہ 15)

کورونا وبا نے دنیا میں بہت سی مشکلات کھڑی کیں، لوگوں کے بہت سے اپنے پیارے دنیا سے مونہہ موڑ گئے، کاروبار تلپٹ ہو کر رہ گئے، بیماری نے لوگوں کی ذہنی الجھنیں اور پریشانیاں بڑھا دیں، دین کی تبلیغ اور تربیت کا کام بھی متاثر ہوا، مسیح دوراں کی جماعت جو زمین کے کناروں تک پھیلی ہوئی ہے، مسیح زماں کے خلیفہ کی ساری دنیا کے مومنوں سے جہاں ملاقات پہلے ہی مشکل تھی، اب حالات مشکل تر دکھائی دے رہے تھے، لیکن ایسے میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے خلیفہ سے لوگوں کے تعلق کو بڑھانے کا بھی ایک سامان پیدا فرمایا۔ ورچوئل ملاقات، جو حقیقت میں کئی حقیقی ملاقتوں پر بھاری ہے۔ اپنے آقا کے ساتھ ملاقات جہاں حضور ایدی اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز احباب جماعت کو دیکھ رہے ہیں اور احباب جماعت بھی اپنے دل وجان سے عزیز آقا کے دیدار سے اپنی آنکھیں براہ راست ٹھنڈی کر رہے ہوں، یہ اللہ تعالیٰ کے بہت بڑے بڑے احسانوں میں سے اللہ تعالیٰ کا احسان ہے، جس نے احباب جماعت کی تربیت کے نئے در وا کئے۔

پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ایسی ہی ملاقاتوں کا اُحوال بیان کرتے ہوئے مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری بیان فرماتے ہیں:

حضور نے بھی انجوائے کیا اور جو احباب جماعت سے آمنے سامنے بیٹھ کے دیکھنے کا سلسلہ منقطع ہوا تھا وہ جاری ہوا تو میری ذاتی رائے ہے کہ حضور کو بہت بشاشتِ قلبی اس سے حاصل ہوئی اور لوگوں کے تو جذبات بہر حال اللہ کے فضل سے بہت ہی جذباتی اور بڑی خوشی اور اپنے جذبات اور خوشی کا اظہار بھی کیا۔۔۔۔۔حضور نے بھی پسند فرمایا اور لوگوں نے بھی پسند کیا۔

حضور نے احباب جماعت کے جذبات کے پیشِ نظر شروع میں ہی مجھے فرمایا تھا کہ ایک اعلان کر دیں ایم ٹی اے پر کہ لوگ حسبِ معمول اپنے خط لکھتے رہیں، سارے خط پیش ہونگے، حضور اس سارے عرصے کے دوران ڈاک ملاحظہ فرماتے رہے، لیکن ساتھ یہ بھی فرمایا کہ ان کو یہ بھی بتا دیں کہ چونکہ اب سٹاف یہاں نہیں آ رہا اور دفتروں میں محدود لوگ کام کر رہے ہیں تو لوگ جواب کا انتظار نہ کریں اس کی معذرت ہے۔

خلافت اور جماعت کوئی دو الگ الگ چیزیں نہیں ہیں ایک ہی جیسے جذبات۔ جیسے لوگوں کے ہوتے ہیں اس سے کئی بڑھ کے حضرت صاحب کے ان کے لئے محبت کے جذبات ہوتے ہیں اور ان کے لئے بے چین ہوتے ہیں۔ یہ چیزیں ورچوئل ملاقاتوں میں بھی اور اس کے علاوہ ملاقاتوں میں بھی بڑی کثرت سے لوگوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ ہم حضور کو دیکھتے کے لئے ترسے ہوئے تھے تو اس دن ہمیں اندازہ ہوا کہ حضور ہم سے بھی ز دہ ہمیں دیکھنے کے لئے بے تاب تھے۔ یہ کیفیت تو الحمد للہ اس کووڈ کے عرصے میں دیکھی اور بڑی شدت سے اسے محسوس کیا۔

(منیر احمد جاوید صاحب کے ساتھ ایک انٹرویو ۔ کووڈ کے دوران رابطہ)

خلافت سے اخلاص ووفاء اور محبت کے نظارے

ایک صاحب نے مجھے لکھا اور ایسا بھیانک نقشہ کھینچا کہ گویا اب جماعت نام کی رہ گئی ہے، عمل ختم ہو گئے ہیں، کوئی چیز باقی نہیں رہی، اخلاص ختم ہو گیا ہے ۔ اور پھر لکھتے ہیں اور آپ ہی اس کا جواب بھی دے دیا کہ مجھے پتہ ہے آپ یہی جواب دیں گے جو حضرت علیؓ نے دیا تھا کہ پہلے خلفاء کے ماننے والے میرے جیسے لوگ تھے اور مجھے ماننے والے تم جیسے لوگ ہو۔ لیکن سن لیں میرا جواب یہ نہیں ہے۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلافت احمدیہ نے ہمیشہ قائم رہنا ہے اور وفا قائم کرنے والے اس میں ہمیشہ پیدا ہوتے رہیں گے۔ میرا جواب یہ ہے کہ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں لاکھوں، کروڑوں ایسے ہیں جو حضرت علیؓ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اخلاص ووفا کے نمونے قائم کرنا جانتے ہیں۔ نظام جماعت اور نظام خلافت کے لئے قربانیاں کرنا جانتے ہیں۔ یہ خوف دلانا ہے تو کسی دنیا دار کو دلاؤ۔ میں تو روزانہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی تائید ونصرت کے نظارے دیکھتا ہوں۔ لوگوں کے اخلاص ووفا کے نظارے دیکھتا ہوں۔ مجھے تو یہ باتیں ڈرانے والی نہیں۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے جو وعدے کئے ہیں وہ انہیں پورا ہوتا ہمیں دکھا بھی رہا ہے اور ہمیشہ دکھاتا بھی رہے گا اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہماری نسلوں کو بھی دکھاتا رہے۔

(خطبہ جمعہ 31 دسمبر 2004 بحوالہ خطبات مسرور جلد دوم صفحہ 959)

فرمایا: ''خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں، ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں۔ اور خدا فرماتا ہے کہ وہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے۔'' (رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 309)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

میں جب اپنے آپ کو دیکھتا ہوں، اپنی نااہلی اور کم مائیگی کو دیکھتا ہوں اور میرے سے زیادہ میرا خدا مجھے جانتا ہے کہ میرے اندر کیا ہے تو اس وقت ہر لمحے اللہ تعالیٰ کی قدرت یاد آ جاتی ہے۔

مکرم میر محمود احمد صاحب نے ایک شعر کہا

مجھ کو بس ہے میرا مولیٰ، میرا مولیٰ مجھ کو بس ’
کیا خدا کافی نہیں ہے‘ کی شہادت دیکھ لی

لوگوں کے دلوں میں محبت اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہے۔ کوئی انسان محبت پیدا نہیں کر سکتا۔ جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھا دے۔ تو مخالفوں کی خوشیوں کو اللہ تعالیٰ نے کس طرح پامال کیا۔ اب بھی بعض مخالفین شور مچاتے ہیں، منافقین بھی بعض باتیں کر جاتے ہیں۔ وہ چاہے جتنا مرضی شور مچالیں، جتنا مرضی زور لگا لیں، خلافت اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہے اور جب تک اللہ چاہے گا یہ رہے گی اور جب چاہے گا مجھے اٹھا لے گا اور کوئی نیا خلیفہ آ جائے گا۔ لیکن حضرت خلیفہ اولؓ کے الفاظ میں میں کہتا ہوں کسی انسان کے بس کی بات نہیں کہ وہ ہٹا سکے یا فتنہ پیدا کر سکے۔ جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت مضبوط ہے اور ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح ہے۔۔۔۔

جتنا مرضی کوئی چاہے، زور لگا لے۔ عورتوں، بچوں، بوڑھوں کو باقاعدہ میں نے آنسوؤں سے روتے دیکھا ہے۔ تو یہ سب محبت ہی ہے جو

خلافت کی ان کے دلوں میں قائم ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ چندلوگ اگر مرتد ہوتے ہیں یا منافقانہ باتیں کرتے ہیں تو ان کی ہمیں کوئی پرواہ نہیں ہے۔ایک بدفطرت اگر جاتا ہےتو جائے،اچھا ہےخس کم جہاں پاک۔ وہ اپنے بدانجام کی طرف قدم بڑھارہا ہے وہی اس کا انجام مقدر تھا جس کی طرف جارہا ہے۔لیکن جب اس کے مقابل پر ایک جاتا ہےتو اللہ تعالیٰ سینکڑوں سعید روحوں کواحمدیت میں داخل کرتا ہے۔

(خطبہ جمعہ 21/مئی 2004ء)

خلیفہ خدا نے جوتم کو دیا ہے عطاء الٰہی ہے فضل خدا ہے

یہ مولا کا اک خاص احسان ہے وجود اس کا خود اس کی برہان ہے

یہاں اگرشہداء احمدیت کی خلیفہ وقت سے اخلاص ووفا کا ذکر نہ کیا جائے تو یہ مضمون نہ صرف ادھورا بلکہ اس مضمون کا گویا حق ہی ادا نہیں ہوا۔

شہداء لاہوراوران کے لواحقین کا ذکر کیا جائے تو وہ بچہ یاد آتا ہےجس کا ذکر 27جون 2010ء کےخطبہ جمعہ میں حضورانور نے بیان فرمایا:

''نو دس سالہ بیٹے کو ماں نے اگلے جمعہ مسجد میں جمعہ پڑھنے کے لئے بھیج دیا اور کہا کہ وہیں کھڑے ہو کر جمعہ پڑھنا ہے جہاں تمہارا باپ شہید ہوا تھا تاکہ تمہارے ذہن میں یہ رہے کہ میرا باپ ایک عظیم مقصد کے لئے شہید ہوا تھا،تاکہ تمہیں احساس رہے کہ موت ہمیں اپنے عظیم مقصد کے حصول سے کبھی خوفزدہ نہیں کرسکتی۔ جہاں ایسے بچے پیدا ہوں گے، جہاں ایسی مائیں اپنے بچوں کی تربیت کررہی ہوں گی وہ قومیں کبھی موت سے ڈرانہیں کرتیں۔اورکوئی دشمن،کوئی دنیاوی طاقت ان کی ترقی کوروک نہیں سکتا۔''

ہرایک کا ذکر تو ممکن نہیں لیکن پھرایک شہید کا ذکر خود حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یوں فرمایا:

پس اے قدوس! ہم تجھے سلام کرتے ہیں کہ تُو نے اپنے آپ کو انتہائی اذیت میں ڈالنا تو گوارا کرلیا لیکن جماعت کی عزت پر حرف نہیں آنے دیا۔تُو نے اپنی جان دے کر جماعت کو ایک بہت بڑے فتنے سے بچالیا۔پس ماسٹرعبدالقدوس ایک عام شہید نہیں ہیں بلکہ شہداء میں بھی ان کا بڑا مقام ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔لیکن شہید مرحوم ہمیں جو سبق دے گئے ہیں ہمیں اُسے ہمیشہ یادرکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل۔کہ ہمیں اللہ کافی ہے اورکیا ہی اچھا کارساز ہے۔ پس جیسے بھی حالات گزر جائیں اللہ تعالیٰ کا دامن نہ چھوڑنا۔ یہ سبق انہوں نے دیا ہے۔حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اس طرح بیان فرمایا ہے کہ دنیاوالے تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے اگر اللہ تعالیٰ سےتمہارا مضبوط تعلق ہے۔(خطبہ جمعہ 6/اپریل 2012ء)

پھر سید طالع احمد شہید کا ذکر از حد ضروری ہے جو اپنی زندگی کے آخری لمحات میں کہتے رہے

Tell Huzur that I love him and tell my family that I love them.

حضورکوکہنا کہ میں آپ سے محبت کرتا ہوں اور میری فیملی کوبھی بتانا کہ مجھےان سے محبت ہے۔

تھوڑی سی ہوش آتی تھی تو پھر یہی بات دوہراتے تھےاورایسا کئی مرتبہ ہوا۔یہ ایک دفعہ نہیں کہا،کئی مرتبہ ہوا۔ایک ہیرا تھا جو ہم سے جدا ہو گیا۔خلافت سے وفا اور اخلاص کا ایسا ادراک تھا کہ کم دیکھنے میں آتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس نے خلافت سے وفا کی اور ایسی وفا کی کہ اپنے آخری الفاظ میں جبکہ وہ موت وحیات کی حالت میں تھا اسے خلیفہ وقت سے پیار اور وفا کا ہی خیال تھا۔اپنے بچوں اور اپنی فیملی کا سب کو خیال آتا ہےلیکن ہر دفعہ بار بار اپنے بچوں سے،فیملی سے پہلے یا ساتھ، خلیفہ وقت سے پیار کے اظہار کا شاید ہی کسی کوخیال آتا ہو۔

I LOVE MY CALIPH MORE THAN THE OTHERS

THEY ONLY LOVE, I'M ONLY HIS LOVER

THE LAMP IN MY NIGHT, FOREVER AGLOW
I LOVE MY CALIPH, BUT HE'LL NEVER KNOW

سید طالع احمد شہید کی اسی نظم کا ذکر فرماتے ہوئے حضورانور نے یوں اپنی محبت کا اظہار فرمایا:

''اس نے شروع ہی اس طرح کیا تھا کہ میں خلیفۂ وقت سے سب سے زیادہ پیار کرتا ہوں اور ختم اس طرح کیا تھا کہ خلیفۂ وقت سے جو مجھے پیار ہے اور محبت ہے وہ انہیں کبھی پتہ نہیں چلے گی۔لیکن اے پیارے طالع! میں تمہیں بتاتا ہوں کہ تمہارے ان آخری الفاظ سے پہلے بھی مجھے پتہ تھا کہ تمہیں خلافت سے پیار اور محبت کا تعلق تھا۔تمہارے ہر عمل سے، ہر حرکت وسکون سے، جب تمہارے ہاتھ میں کیمرہ ہوتا تھا اور میں سامنے ہوتا تھا تب بھی اور جب تم کیمرے کے علاوہ ملتے تھے، چاہے ذاتی ملاقات ہو یا دفتر کے کام سے، تمہاری آنکھوں کی چمک سے اس محبت کا اظہار ہوتا تھا۔تمہارے چہرے کی ایک عجیب قسم کی رونق سے اس محبت کا اظہار ہوتا تھا۔غرض کہ ہر طرح تمہارے ہر عمل سے یہ لگ رہا ہوتا تھا کہ کس طرح تم اس محبت کا اظہار کرو جو تمہیں خلیفۂ وقت سے ہے۔'' (خطبہ جمعہ 3 ستمبر 2021ء)

ہم سب یہ عہد کرتے ہیں کہ:

''میں اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتا رہوں گا۔(انشاءاللہ)

اس عہد کی تکمیل کے لئے جو اخلاص و وفا کے واقعات آج ہم نے سنے اور آئے دن اپنے اردگرد، اپنے گھرانے، دوست احباب اور دیگر احباب جماعت میں دیکھتے اور انہیں سنتے ہیں ایک طرف تو ان واقعات کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنانا ہے اور یوں عملی نمونے کے ذریعے اپنی اولاد در اولاد کو تا قیامت خلافت احمدیہ، خلافت حقہ اسلامیہ سے وابستہ رکھتے چلے جانا ہے۔کیونکہ ہماری زندگی اور ہماری نسلوں کی بقاء اب خلافت احمدیہ جو خلافت علیٰ منہاج النبوۃ ہے، اسی سے وابستگی میں ہے۔ سب تدبیریں قیامت تک کے لئے خلافت سے وابستہ ہو چکی ہیں۔ امت مسلمہ کی تقدیر اس نظام سے وابستہ ہے، بلکہ امن عالم کی ضمانت اب خلیفہ وقت کی راہنمائی اور ہدایات پر عمل پیرا ہونے میں ہے۔جان دے کر بھی اس نعمت کی حفاظت کرو اور انصار کی زبان میں سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بمنت عرض کرو کہ اے جان سے بھی پیارے امام، میرے پیارے آقا! ہم آپ کے آگے بھی لڑیں گے اور ہم آپ کے پیچھے بھی لڑیں گے ہم دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی لڑیں گے اور خدا کی قسم، خدا کی قسم اب قیامت تک کسی دشمن کی مجال نہ ہوگی کہ محمد عربی ﷺ کی خلافت کو بری نظر سے دیکھ سکے۔

خلافت سے عقیدت میں کمی ہر گز نہ آنے دو
اگر جاتی ہو جاں اس راہ میں تو اس کو جانے دو
کوئی چون و چرا حکمِ خلیفہ میں نہیں جائز
یہی نکتہ کرے گا دین و دنیا میں تمہیں فائز

(شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر)

اللھم اید امامنا بروح القدس وانصرہ نصرا عزیزاً
اللھم اید امامنا بروح القدس وانصرہ نصرا عظیماً

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔
اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

تحریک جدید کے مطالبات

پہلا مطالبہ

’’آج سے تین سال کے لئے ...... ہر احمدی جو اس جنگ میں ہمارے ساتھ شامل ہونا چاہے یہ اقرار کرے کہ وہ آج سے صرف ایک سالن استعمال کرے گا۔ روٹی اور سالن یا چاول اور سالن یہ دو چیزیں نہیں بلکہ دونوں مل کر ایک ہوں گے۔لیکن روٹی کے ساتھ دو سالنوں یا چاولوں کے ساتھ دو سالنوں کی اجازت نہ ہوگی ......لباس کے متعلق میرے ذہن میں کوئی خاص بات نہیں آئی۔ ہاں بعض عام ہدایات میں دیتا ہوں مثلاً یہ کہ جن لوگوں کے پاس کافی کپڑے ہوں۔ وہ ان کے خراب ہوجانے تک اور کپڑے نہ بنوائیں پھر جو لوگ نئے کپڑے زیادہ بنواتے ہیں۔ وہ نصف پر یا تین چوتھائی پر یا 5/4 پر آجائیں......علاج کے متعلق میں کہہ چکا ہوں کہ اطباء اور ڈاکٹر سستے نسخے تجویز کیا کریں ......خرچ سینما اور تماشے ہیں۔ ان کے متعلق میں ساری جماعت کو حکم دیتا ہوں کہ تین سال تک کوئی احمدی کسی سینما سرکس تھیٹر وغیرہ غرض کہ کسی تماشہ میں بالکل نہ جائے......شادی بیاہ کا معاملہ ہے۔ چونکہ یہ جذبات کا سوال ہے اور حالات کا سوال ہے اس لئے میں یہ حد بندی تو نہیں کر سکتا کہ اتنے جوڑے اور اتنے زیور سے زیادہ نہ ہوں۔ ہاں اتنا مدنظر رہے کہ تین سال کے عرصہ میں یہ چیزیں کم دی جائیں۔‘‘

دوسرا مطالبہ

’’دوسرا مطالبہ جو دراصل پہلے ہی مطالبہ پر مبنی ہے یہ کرتا ہوں کہ جماعت کے مخلص افراد کی ایک جماعت ایسی نکلے جو اپنی آمد کا 1/5 سے 1/3 حصہ تک سلسلہ کے مفاد کے لئے تین سال تک بیت المال میں جمع کرائے۔ اس کی صورت یہ ہو کہ جس قدر وہ مختلف چندوں میں دیتے ہیں یا دوسرے ثواب کے کاموں پر خرچ کرتے ہیں یا دارالانوار کمیٹی کا حصہ یا حصے انہوں نے لئے ہیں (اخبارات وغیرہ کی قیمتوں کے علاوہ) وہ سب رقم اس حصہ میں سے کاٹ لیں اور باقی رقم اس تحریک کی امانت میں صدر انجمن احمدیہ کے پاس جمع کرا دیں۔‘‘

تیسرا مطالبہ

’’تیسرا مطالبہ میں یہ کرتا ہوں کہ دشمن کے مقابلہ کے لئے اس وقت بڑی ضرورت ہے کہ وہ جو گندہ لٹریچر ہمارے خلاف شائع کر رہا ہے اس کا جواب دیا جائے یا اپنا نقطہ نگاہ احسن طور پر لوگوں تک پہنچایا جائے اور وہ روکیں جو ہماری ترقی کی راہ میں پیدا کی جا رہی ہیں انہیں دور کیا جائے۔ اس کے لئے بھی خاص نظام کی ضرورت ہے۔ روپیہ کی ضرورت ہے۔ آدمیوں کی ضرورت ہے اور کام کرنے کے طریقوں کی ضرورت

ہے ......اس کام کے واسطے تین سال کے لئے پندرہ ہزار روپیہ کی ضرورت ہوگی۔ فی الحال پانچ ہزار روپیہ کام کے شروع کرنے کے لئے ضروری ہے۔ بعد میں دس ہزار کا مطالبہ کیا جائے گا۔ اور اگر اس سے زائد جمع ہوگیا تو اسے اگلی مدات میں منتقل کر دیا جائے گا۔

اس کمیٹی کا کام یہ ہوگا کہ میری دی ہوئی ہدایات کے مطابق دشمن کے پروپیگنڈا کا بالمقابل پروپیگنڈا سے مقابلہ کرے۔ مگر اس کمیٹی کا کام یہ ہوگا کہ تجارتی اصول پر کام کرے۔ مفت اشاعت کی قسم کا کام اس کے دائرہ عمل سے خارج ہوگا۔''

چوتھا مطالبہ

''قوم کو مصیبت کے وقت پھیلنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو کہتا ہے کہ مکہ میں اگر تمہارے خلاف جوش ہے تو کیوں باہر نکل کر دوسرے ملکوں میں نہیں پھیل جاتے۔ اگر باہر نکلو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری ترقی کے بہت سے راستے کھول دے گا۔ اس وقت ہم دیکھتے ہیں کہ حکومت میں بھی ایک حصہ ایسا ہے جو ہمیں کچلنا چاہتا ہے اور رعایا میں بھی ہمیں کیا معلوم ہے کہ ہماری مدنی زندگی کی ابتدا کہاں سے ہوتی ہے۔ قادیان بے شک ہمارا مذہبی مرکز ہے۔ مگر ہمیں کیا معلوم کہ ہماری شوکت وطاقت کا مرکز کہاں ہے۔ یہ ہندوستان کے کسی اور شہر میں بھی ہوسکتا ہے اور چین، جاپان، فلپائن، سماٹرا، جاوا، روس، امریکہ غرض کہ دنیا کے کسی ملک میں ہوسکتا ہے۔ اس لئے جب ہمیں یہ معلوم ہو کہ لوگ بلاوجہ جماعت کو ذلیل کرنا چاہتے ہیں۔ کچلنا چاہتے ہیں تو ہمارا ضروری فرض ہو جاتا ہے کہ باہر جائیں اور تلاش کریں کہ ہماری مدنی زندگی کہاں سے شروع ہوتی ہے۔ ہمیں کیا معلوم ہے کہ کونسی جگہ کے لوگ ایسے ہیں کہ وہ فوراً احمدیت کو قبول کرلیں گے۔

پس میں اس تحریک کے ماتحت ایک طرف تو ایسے نوجوانوں کا مطالبہ کرتا ہوں جو کچھ خرچ کا بوجھ خود اٹھائیں ورنہ وقف کرنے والوں میں سے ان کو چن لیا جائے گا جو کرایہ اور چھ ماہ کا خرچ لے کر ان ملکوں میں تبلیغ کے لئے جانے پر آمادہ ہوں گے جو ان کے لئے تجویز کئے جائیں گے۔ اس چھ ماہ کے عرصہ میں ان کا فرض ہوگا کہ علاوہ تبلیغ کے وہاں کی زبان بھی سیکھ لیں اور اپنے لئے کوئی کام بھی نکالیں جس سے آئندہ گزارہ کرسکیں۔ اس تحریک کے لئے خرچ کا اندازہ میں نے دس ہزار روپیہ کا لگایا ہے۔ پس دوسرا مطالبہ اس تحریک کے ماتحت میرا یہ ہے کہ جماعت کے ذی ثروت لوگ جو سو سو روپیہ یا زیادہ روپیہ دے سکیں اس کے لئے رقوم دے کر ثواب حاصل کریں۔''

پانچواں مطالبہ

''تبلیغ کی ایک سکیم میرے ذہن میں ہے جس پر سو روپیہ ماہوار خرچ ہوگا اور اس طرح 1200 روپیہ اس کے لئے درکار ہے۔ جو دوست اس میں بھی حصہ لے سکتے ہوں وہ لیں۔ اس میں بھی غرباء کو شامل کرنے کے لئے میں اجازت دیتا ہوں کہ وہ اس تحریک میں حصہ لینے کے لئے پانچ پانچ روپے دے سکتے ہیں۔''

چھٹا مطالبہ

''میں چاہتا ہوں کہ وقف کنندگان میں سے پانچ افراد کو مقرر کیا جائے کہ سائیکلوں پر سارے پنجاب کا دورہ کریں اور اشاعت سلسلہ کے امکانات کے متعلق مفصل رپورٹیں مرکز کو بھجوائیں۔ مثلاً یہ کہ کس علاقہ کے لوگوں پر کس طرح اثر ڈالا جاسکتا ہے۔ کون کون سے بااثر لوگوں کو تبلیغ کی جائے تو احمدیت کی اشاعت میں خاص مدد مل سکتی ہے۔ کس کس جگہ کے لوگوں کے کس کس جگہ کے احمدیوں سے رشتہ داریاں ہیں کہ ان کو بھیج کر وہاں تبلیغ کرائی جائے۔ وغیرہ وغیرہ۔ پانچ آدمی جو سائیکلوں پر

جائیں گے مولوی فاضل یا انٹرنس پاس ہونے چاہئیں۔ تین سال کے لئے وہ اپنے آپ کو وقف کریں گے۔ پندرہ روپیہ ماہوار ان کو دیا جائے گا۔تبلیغ کا کام ان کا اصلی فرض نہیں ہوگا۔ اصل فرض تبلیغ کے لئے میدان تلاش کرنا ہوگا۔ وہ تبلیغی نقشے بنائیں گے۔ گویا جس طرح گورنمنٹ سروے(SURVEY) کراتی ہے وہ تبلیغی نقطہ نگاہ سے پنجاب کا سروے کریں گے۔ ان کی تنخواہ اور سائیکلوں وغیرہ کی مرمت کا خرچ ملا کر سو روپیہ ماہوار ہوگا۔ اور اس طرح کل رقم جس کا مطالبہ ہے ساڑھے ستائیس ہزار بنتی ہے۔ مگر اس میں سے ساڑھے سترہ ہزار کی فوری ضرورت ہے۔''

ساتواں مطالبہ

''تبلیغ کی وسعت کے لئے ایک نیا سلسلہ مبلغین کا ہونا چاہئے اور وہ یہی ہے کہ سرکاری ملازم تین تین ماہ کی چھٹیاں لے کر اپنے آپ کو پیش کریں تاکہ ان کو وہاں بھیج دیا جائے جہاں ان کی ملازمت کا واسطہ اور تعلق نہ ہو۔ مثلاً گورداسپور کے ضلع میں ملازمت کرنے والا امرتسر کے ضلع میں بھیج دیا جائے۔ امرتسر کے ضلع میں ملازمت کرنے والا کانگڑہ یا ہوشیار پور کے ضلع میں کام کرے۔ گویا اپنی ملازمت کے علاقہ سے باہر ایسی جگہ کام کرے جہاں ابھی تک احمدیت کی اشاعت نہیں ہوئی۔ اور وہاں تین ماہ رہ کر تبلیغ کرے...... ایسے اصحاب کا فرض ہوگا کہ جس طرح ملکانہ تحریک کے وقت ہوا وہ اپنا خرچ آپ برداشت کریں۔''

آٹھواں مطالبہ

''ایسے نوجوان اپنے آپ کو پیش کریں۔ جو تین سال کے لئے اپنی زندگیاں وقف کریں۔''

نواں مطالبہ

''جو لوگ تین ماہ وقت نہ دے سکیں...... ایسے لوگ جو بھی موسمی چھٹیاں یا حق کے طور پر ملنے والی چھٹیاں ہوں انہیں وقف کر دیں۔ ان کو قریب کے علاقہ میں ہی کام پر لگا دیا جائے گا۔''

دسواں مطالبہ

''اپنے عہدہ یا کسی علم وغیرہ کے لحاظ سے جو لوگ کوئی پوزیشن رکھتے ہوں۔ یعنی ڈاکٹر ہوں، وکلاء ہوں، یا اور ایسے معزز کاموں پر یا ملازمتوں پر ہوں جن کو لوگ عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایسے لوگ اپنے آپ کو پیش کریں تاکہ مختلف مقامات کے جلسوں میں مبلغوں کے سوائے ان کو بھیجا جائے۔''

گیارھواں مطالبہ

''دراصل خلیفہ کا کام نئے سے نئے حملے کرنا اور اسلام کی اشاعت کے لئے نئے سے نئے رستے کھولنا ہے مگر اس کے لئے بجٹ ہوتا ہی نہیں۔ سارا بجٹ انتظامی امور کے لئے یعنی صدر انجمن کے لئے ہوتا ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ سلسلہ کی ترقی افتادی ہو رہی ہے اور کوئی نیا رستہ نہیں نکلتا...... آج سے دس سال قبل میں نے ریزرو فنڈ قائم کرنے کے لئے کہا تھا تاکہ اس کی آمد سے ہم ہنگامی کام کر سکیں۔ مگر افسوس جماعت نے اس کی اہمیت کو نہ سمجھا اور صرف 20 ہزار کی رقم جمع کی۔ اس میں سے کچھ رقم صدر انجمن احمدیہ نے ایک جائداد کی خرید پر لگا دی اور کچھ رقم کشمیر کے کام کے لئے قرض لے لی گئی اور بہت تھوڑی سی رقم باقی رہ گئی۔ یہ رقم اس قدر قلیل تھی کہ اس پر کسی ریزرو فنڈ کی بنیاد نہیں رکھی جا سکتی تھی۔ ہنگامی کاموں کے لئے تو بہت بڑی رقم ہونی چاہئے جس کی معقول آمدنی ہو۔ پھر اس آمدنی میں سے ہنگامی اخراجات کرنے کے بعد جو کچھ بچے اس کو اسی فنڈ کی مضبوطی کے لئے لگا دیا جائے۔ تاکہ جب ضرورت ہو اس سے کام لیا جا سکے...... جماعت کو یاد رکھنا چاہئے کہ جب تک ہنگامی کاموں

کے لئے بہت بڑی رقم خلیفہ کے ماتحت نہ ہو کبھی ایسے کام جو سلسلہ کی وسعت اور عظمت کو قائم کریں نہیں ہو سکتے۔''

بارھواں مطالبہ

''وہ بیسیوں جو پنشن لیتے ہیں اور گھروں میں بیٹھے ہیں خدا نے ان کو موقع دیا ہے کہ چھوٹی سرکار سے پنشن لیں اور بڑی سرکار کا کام کریں یعنی دین کی خدمت کریں......تا ان سکیموں کے سلسلہ میں ان سے کام لیا جائے یا جو مناسب ہوں انہیں نگرانی کا کام سپرد کیا جائے۔''

تیرھواں مطالبہ

''باہر کے دوست اپنے بچوں کو قادیان کے ہائی سکول یا مدرسہ احمدیہ میں سے جس میں چاہیں تعلیم کے لئے بھیجیں ...... میرا تجربہ یہ ہے کہ یہاں پڑھنے والے لڑکوں میں سے بعض جن کی پوری طرح اصلاح نہ ہوئی ہو وہ بھی الا ماشاء اللہ جب قربانی کا موقع آیا تو یکدم دین کی خدمت کی طرف لوٹے اور اپنے آپ کو قربانی کے لئے پیش کر دیا۔ یہ ان کی قادیان کی رہائش کا ہی اثر ہوتا ہے۔''

چودھواں مطالبہ

''بعض صاحب حیثیت لوگ ہیں جو اپنے بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلانا چاہتے ہیں ان سے میں کہوں گا کہ بجائے اس کے کہ بچوں کے منشاء اور خواہش کے مطابق ان کے متعلق فیصلہ کریں ......وہ اپنے لڑکوں کے مستقبل کو سلسلہ کے لئے پیش کر دیں۔''

پندرھواں مطالبہ

''وہ نوجوان جو گھروں میں بیکار بیٹھے روٹیاں توڑتے ہیں اور ماں باپ کو مقروض بنا رہے ہیں۔ انہیں چاہئے کہ اپنے وطن چھوڑیں اور نکل جائیں ...... جو زیادہ دور نہ جانا چاہیں۔ وہ ہندوستان میں ہی اپنی جگہ بدل لیں۔ مگر میں اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ بعض نوجوان ماں باپ کو اطلاع دیئے بغیر گھروں سے بھاگ جاتے ہیں۔ یہ بہت بری بات ہے جو جانا چاہیں اطلاع دے کر جائیں اور اپنی خیر و عافیت کی اطلاع دیتے رہیں۔''

سولھواں مطالبہ

''جماعت کے دوست اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔ میں نے دیکھا ہے اکثر لوگ اپنے ہاتھ سے کام کرنا ذلت سمجھتے ہیں۔ حالانکہ یہ ذلت نہیں بلکہ عزت کی بات ہے۔''

سترھواں مطالبہ

''جو لوگ بیکار ہیں وہ بیکار نہ رہیں۔ اگر وہ اپنے وطنوں سے باہر نہیں جاتے تو چھوٹے سے چھوٹا جو کام بھی انہیں مل سکے وہ کر لیں۔ اخبار یں اور کتابیں ہی بیچنے لگ جائیں۔ ریزرو فنڈ کے لئے روپیہ جمع کرنے کا کام شروع کر دیں۔ غرض کوئی شخص بیکار نہ رہے خواہ اسے مہینہ میں دو روپے کی ہی آمدنی ہو۔''

اٹھارھواں مطالبہ

''قادیان میں مکان بنانے کی کوشش کریں۔ اس وقت تک خدا تعالیٰ کے فضل سے سینکڑوں لوگ مکان بنا چکے ہیں مگر ابھی بہت گنجائش ہے۔ جوں جوں قادیان میں احمدیوں کی آبادی بڑھے گی ہمارا مرکز ترقی کرے گا اور غیر عنصر کم ہوتا جائے گا ...... ہاں یاد رکھو کہ قادیان کو خدا تعالیٰ نے سلسلہ احمدیہ کا مرکز قرار دیا ہے۔ اس لئے اس کی آبادی ان ہی لائنوں پر چلنی چاہئے جو سلسلہ کے لئے مفید ثابت ہوں۔''

انیسواں مطالبہ

’’دنیاوی سامان خواہ کس قدر کئے جائیں آخر دنیاوی سامان ہی ہیں۔اور ہماری ترقی کا انحصار ان پرنہیں بلکہ ہماری ترقی خدائی سامان کے ذریعہ ہوگی اور یہ خانہ اگرچہ سب سے اہم ہے مگر اس کو میں نے آخر میں رکھا اور وہ دعا کا خانہ ہے۔وہ لوگ جو ان مطالبات میں شریک نہ ہو سکیں۔اوران کے مطابق کام نہ کرسکیں۔وہ خاص طور پر دعا کریں کہ جو لوگ کام کر سکتے ہیں۔خدا تعالیٰ انہیں کام کرنے کی توفیق دے اوران کے کاموں میں برکت دے ...... پس وہ لولے لنگڑے اور اپاہج جو دوسروں کے کھلانے سے کھاتے ہیں۔جو دوسروں کی امداد سے پیشاب پاخانہ کرتے ہیں اور وہ بیمار اور مریض جو چار پائیوں پر پڑے ہیں اور کہتے ہیں کہ کاش ہمیں بھی طاقت ہوتی اور ہمیں بھی صحت ہوتی تو ہم بھی اس وقت دین کی خدمت کرتے۔ان سے میں کہتا ہوں کہ ان کے لئے بھی خدا تعالیٰ نے دین کی خدمت کرنے کا موقعہ پیدا کر دیا ہے۔وہ اپنی دعاؤں کے ذریعہ خدا تعالیٰ کا دروازہ کھٹکھٹائیں اور چار پائیوں پر پڑے پڑے خدا تعالیٰ کا عرش ہلائیں تا کہ کامیابی اور فتح مندی آئے۔ پھر وہ جو اَن پڑھ ہیں اور نہ صرف اَن پڑھ ہیں بلکہ کند ذہن ہیں اور اپنی اپنی جگہ کڑھ رہے ہیں کہ کاش ہم بھی عالم ہوتے۔کاش ہمارا بھی ذہن رسا ہوتا اور ہم بھی تبلیغ دین کے لئے نکلتے۔ان سے میں کہتا ہوں کہ ان کا بھی خدا ہے جو اعلیٰ درجہ کی عبارت آرائیوں کو نہیں دیکھتا۔اعلیٰ تقریروں کو نہیں دیکھتا بلکہ دل کو دیکھتا ہے وہ اپنے سیدھے سادھے طریق سے دعا کریں خدا تعالیٰ ان کی دعا سنے گا اور ان کی مدد کرے گا۔‘‘

’’روشنی کے وارث بنو، نہ کہ تاریکی کے عاشق،
تا تم شیطان کی گزرگاہوں سے امن میں آجاؤ‘‘

(حضرت مسیح موعودؑ، کشتی نوح، روحانی خزائن جلد19 صفحہ 45)

کلام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ

ہیں بادہ مست بادہ آشامِ احمدیت
چلتا ہے دورِ مینا و جامِ احمدیت
تشنہ لبوں کی خاطر ہر سَمت گھومتے ہیں
تھامے ہوئے سُبوئے گلفامِ احمدیت
خدامِ احمدیت، خدامِ احمدیت

جب دہریت کے دَم سے مسموم تھیں فضائیں
پھوٹی تھیں جا بجا جب اِلحاد کی وبائیں
تب آیا اِک منادی۔ اور ہر طرف صدا دی
آؤ کہ اِن کی زَد سے اسلام کو بچائیں
زورِ دعا دکھائیں، خدامِ احمدیت

پھر باغِ مصطفٰےؐ کا دھیان آیا ذُوالمِنَن کو
سینچا پھر آنسوؤں سے احمد نے اس چمن کو
آہوں کا تھا بلاوا پھولوں کی انجمن کو
اور کھینچ لائے نالے مُرغانِ خوش لحن کو
لَوٹ آئے پھر وطن کو، خدامِ احمدیت

چمکا پھر آسمانِ مشرق پہ نامِ احمدؐ
مغرب میں جگمگایا ماہِ تمامِ احمدؐ
وہم و گماں سے بالا عالی مقامِ احمدؐ
ہم ہیں غلامِ خاکِ پائے غلامِ احمدؐ
مرغانِ دامِ احمدؐ، خدامِ احمدیت

اٹھو کہ ساعت آئی اور وقت جا رہا ہے
پسرِ مسیحؑ دیکھو کب سے جگا رہا ہے
گو دیر بعد آیا از راہِ دُور لیکن
وہ تیز گام آگے بڑھتا ہی جا رہا ہے
تم کو بلا رہا ہے، خدامِ احمدیت!



طبی معاملات-صحت مند غذا اور اس کی اہمیت



(از ڈاکٹر یاسین سمیان احمد - سٹافورڈ جنرل ہسپتال میں میڈیسن میں کام کر رہے ہیں)

صحت مند غذا کیا ہے؟

ایک صحت مند غذا وہ ہے جو آپ کے جسم کو مناسب طریقے سے کام کرنے کے لیے ضروری غذائی اجزاء فراہم کرتی ہے۔ اس میں تمام فوڈ گروپس سے مختلف قسم کے کھانے شامل ہیں، اور اس میں سیر شدہ چکنائی، ٹرانس فیٹ، کولیسٹرول، سوڈیم اور اضافی شکر کم ہوتی ہے۔

صحت مند غذا آپ کو صحت مند وزن برقرار رکھنے، دائمی بیماریوں کے خطرے کو کم کرنے، اور آپ کی مجموعی صحت اور تندرستی کو بہتر بنانے میں مدد کر سکتی ہے۔

صحت مند غذا کھانے کے کیا فوائد ہیں؟

صحت مند غذا کھانے کے بہت سے فوائد ہیں، بشمول:

وزن کا انتظام: اگر آپ کا وزن زیادہ ہے یا موٹاپا ہے تو صحت مند غذا آپ کو صحت مند وزن برقرار رکھنے یا وزن کم کرنے میں مدد دے سکتی ہے۔

دائمی بیماریوں کا خطرہ کم: ایک صحت مند غذا آپ کو دائمی بیماریوں جیسے کہ دل کی بیماری، فالج، ٹائپ 2 ذیابیطس، اور کینسر کی بعض اقسام کے بڑھنے کے خطرے کو کم کرنے میں مدد کر سکتی ہے۔

مجموعی صحت اور تندرستی میں بہتری: ایک صحت مند غذا آپ کی توانائی کی سطح کو بڑھا کر، آپ کے مزاج کو بہتر بنا کر، اور آپ کے انفیکشن کے خطرے کو کم کر کے آپ کی مجموعی صحت اور تندرستی کو بہتر بنانے میں مدد کر سکتی ہے۔

صحت مند غذا کے اجزاء کیا ہیں؟

ایک صحت مند غذا میں تمام فوڈ گروپس سے مختلف قسم کے کھانے شامل ہیں:

پھل اور سبزیاں غذائی اجزاء سے بھری ہوتی ہیں، بشمول وٹامنز، معدنیات، فائبر اور اینٹی آکسیڈنٹس۔ ان میں کیلوریز اور چکنائی کم ہوتی ہے، اور وہ آپ کو پیٹ بھرنے میں مدد کر سکتے ہیں۔

سارا اناج فائبر، وٹامنز اور معدنیات کا ایک اچھا ذریعہ ہیں۔ یہ پیچیدہ کاربوہائیڈریٹس کا ایک اچھا ذریعہ بھی ہیں، جو آپ کے جسم کو دیرپا توانائی فراہم کرتے ہیں۔

دبلی پتلی پروٹین پروٹین، آئرن اور زنک کا ایک اچھا ذریعہ ہے۔ یہ آپ کو پٹھوں کے بڑے پیمانے پر بنانے اور برقرار رکھنے میں مدد کرسکتا ہے۔

کم چکنائی والی دودھ کی مصنوعات کیلشیم، پروٹین اور وٹامن ڈی کا ایک اچھا ذریعہ ہیں۔ یہ آپ کی ہڈیوں کو مضبوط رکھنے میں مدد کرسکتی ہیں۔

صحت مند چکنائیاں، جیسے اومیگا 3 فیٹی ایسڈ، آپ کی صحت کے لیے اہم ہیں۔ وہ سوزش کو کم کرنے اور آپ کے دل کی صحت کو بہتر بنانے میں مدد کر سکتے ہیں۔

صحت مند غذا کیسے کھائیں۔

صحت مند غذا کھانے کے بہت سے طریقے ہیں۔ یہاں کچھ تجاویز ہیں:

اس بات کو یقینی بنائیں کہ آپ کو کافی پھل اور سبزیاں مل رہی ہیں۔ روزانہ کم از کم پانچ سرونگ پھل اور سبزیاں کھانے کا ارادہ کریں۔

بہتر اناج پر پورے اناج کا انتخاب کریں۔ سارا اناج فائبر اور غذائی اجزاء کا ایک اچھا ذریعہ ہے۔

دبلی پتلی پروٹین کھائیں۔ دبلی پتلی پروٹین آپ کو پٹھوں کے بڑے پیمانے پر بنانے اور برقرار رکھنے میں مدد کرسکتی ہے۔

کم چکنائی والی ڈیری مصنوعات کا انتخاب کریں۔ کم چکنائی والی دودھ کی مصنوعات کیلشیم، پروٹین اور وٹامن ڈی کا ایک اچھا ذریعہ ہیں۔

غیر صحت بخش چربی کو محدود کریں۔ غیر صحت بخش چربی، جیسے سیر شدہ چکنائی اور ٹرانس فیٹ، آپ کے دل کی بیماری کا خطرہ بڑھا سکتی ہے۔

شامل کردہ شکر کو محدود کریں۔ شامل شدہ شکر خالی کیلوریز ہیں جو وزن میں اضافے اور صحت کے دیگر مسائل میں حصہ ڈال سکتی ہیں۔

زیادہ پانی پیئو پانی اچھی صحت کے لیے ضروری ہے۔

اپنی غذا میں تبدیلیاں کرنا مشکل ہوسکتا ہے، لیکن یہ آپ کی صحت کے لیے قابل ہے۔ چھوٹی تبدیلیاں کر کے شروعات کریں، جیسے کہ اپنے کھانے میں مزید پھل اور سبزیاں شامل کرنا یا بہتر اناج پر سارا اناج کا انتخاب کرنا۔ جیسے جیسے آپ ان تبدیلیوں کے عادی ہوتے جائیں گے، آپ اپنی خوراک میں مزید تبدیلیاں کر سکتے ہیں۔

صحت مند کھانے میں تبدیلیاں کرنے کے لیے کچھ اضافی نکات یہ ہیں:

- حقیقت پسندانہ اہداف طے کریں۔ ایک ساتھ سب کچھ تبدیل کرنے کی کوشش نہ کریں۔ چھوٹی تبدیلیاں کر کے شروع کریں جن کے ساتھ آپ قائم رہ سکتے ہیں۔

ایسی تبدیلیاں کریں جو آپ کے طرز زندگی کے مطابق ہوں۔ اگر آپ کھانا پکانا پسند نہیں کرتے ہیں تو صحت مند غذائیں تلاش کریں جو آپ چلتے پھرتے کھا سکتے ہیں۔

- ایک سپورٹ سسٹم تلاش کریں۔ دوستوں یا خاندان کے ممبران جو صحت مند کھانے کی کوشش کر رہے ہیں آپ کو حوصلہ افزائی کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔

ہمت نہ ہاریں۔ ناکامیاں ہوں گی، لیکن اپنے صحت مند کھانے کے اہداف کو ترک نہ کریں۔ بس کوشش کرتے رہیں، اور آپ بالآخر اپنے مقاصد تک پہنچ جائیں گے۔

صحت مند غذا کھانا آپ کی صحت کے لیے بہترین چیزوں میں سے ایک ہے۔ ان تجاویز پر عمل کر کے، آپ کھانے میں صحت مند تبدیلیاں لا سکتے ہیں جو آپ کو آنے والے سالوں تک فائدہ مند ثابت ہوں گی۔

گلدستہ

تیسری جنگِ عظیم روکو ۔ مہم

اے سخنور اُٹھ کہ وابستہ ہے تجھ سے انقلاب
تھام لے اپنا قلم اب چھوڑ طاؤس و رباب
پھیلتا جاتا ہے بحر و بر میں ہر جانب فساد
دیکھ لے اخلاق سے عاری ہوئے اہلِ کتاب
دہریوں سے کیا گلہ ان کا خدا کوئی نہیں
دیں کا جو دعویٰ کریں اُن پر بھی ہے اس کا عتاب
دسترس دل تک نہیں ہے نور کی ، پردے پڑے
روشنی تو دے رہے ہیں آفتاب و ماہتاب

رہبروں میں اہلِ دانش کا بڑا فقدان ہے
آ گیا سیلاب کہتے ہیں نظر آئے سراب
ہوش میں لانا ہے ان کو بھی سلیقے سے ہمیں
جن کی گھٹی میں پڑا ہے رات دن شغلِ شراب
خود سری، لالچ ، تعصّب ، ضد ہے اور ذاتی عناد
مل کے ساری کر رہی ہیں عادتیں ان کو خراب
دے کے دروازے پہ دستک گر جگائیں گے نہ ہم
کیا بچائیں گے وہ طارق ، جو رہیں گے محوِ خواب

ڈاکٹر طارق انور باجوہ ۔ لندن

وہ جو ہے محوِ دعا سب کے لئے لیل و نہار
جس کی صورت دیکھتے ہی دل کو آ جائے قرار
جس کے آنے سے چلے نوروں ڈھلی بادِ بہار
منتظر جس کے رہیں عشاق سب دیوانہ وار
کون کرتا ہے کسی سے جتنا وہ کرتا ہے پیار
ہیں درندے ہر طرف وہ عافیت کا ہے حصار

رہنما جس کا خدا ہے پیشوا قرآن ہے
خامشی جس کی دعا ہے گفتگو آذان ہے
جس کے سینے میں محمد مصطفیٰ ہر آن ہے
وہ جو اِس جنگ و جدل میں امن کی پہچان ہے
آنکھ جس کو دیکھ کر بولے کہ دیکھو بار بار
ہیں درندے ہر طرف وہ عافیت کا ہے حصار

سو خطائیں ایک دن میں درگزر کرتا ہے وہ
پیار سب سے اور ہم سے خاص کر کرتا ہے وہ
بے ثمر اجڑے ہوؤں کو باثمر کرتا ہے وہ
جب ملو سو سو دعائیں ہمسفر کرتا ہے وہ
وہ چنیدہ برگزیدہ ہے سراپا انکسار
ہیں درندے ہر طرف وہ عافیت کا ہے حصار

با ادب اور باوضو جانا وصالِ یار کو
اُس کے کوچے میں بھلا دینا غمِ اغیار کو
چشمِ تر قدموں میں رکھنا اِس دلِ نادار کو
دیکھنا سو سو عقیدت سے گل و گلزار کو
وہ مسیحا ہے ہمارا باعثِ رضوانِ یار
ہیں درندے ہر طرف وہ عافیت کا ہے حصار

ہاں وہی جس نے مِرے آنسو بھی گوہر کر دیئے
سب خزاں موسم مِرے اُس نے معطر کر دیئے
در بدر کتنے ہی تھے اُس نے سِکندر کر دیئے
اُس نے دنیا دار شاعر بھی قلندر کر دیئے
وہ سمندر بخش دے اُس کا اگر ہو اختیار
ہیں درندے ہر طرف وہ عافیت کا ہے حصار

ہے دعا میری رہے وہ کامیاب و کام گار
وہ نہ آئے دن کبھی دیکھوں اُسے میں سوگوار
وہ جدھر جائے فرشتے ساتھ ہوں خدمت گزار
اس پہ پھولوں کی کرے برسات وہ پروردگار
جان و مال و آبرو قدموں پہ اُس کے ہیں نثار
ہیں درندے ہر طرف وہ عافیت کا ہے حصار

مبارک صدیقی۔لندن

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض نسخے

اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اس سیاہ دانے یعنی کلونجی میں ہر مرض سے نجات دینے کے لیے شفا رکھ دی گئی ہے سوائے موت کے۔ (بخاری کتاب الطب۔باب الحبۃ السوداء)

حکایت از گلستان سعدی

محمود احمد طلحہ
استاد جامعہ احمدیہ یو کے

لوگوں نے ہُرمُز (نوشیروان عادل کا بیٹا) سے دریافت کیا کہ تو نے باپ کے وزیروں کی کیا خطا دیکھی جو اُن کو قید کردیا۔اس نے کہا ان کی کوئی خطا مجھے معلوم نہیں ہوئی لیکن یقینی طور پر میں سمجھ گیا کہ میرا خوف ان کے دل میں بے انتہا ہے۔اور میرے عہد پر ان کو پورا بھروسہ نہیں ہے۔مجھے اس کا اندیشہ ہوا کہ اپنے نقصان کے خوف سے مجھے ہلاک کرنے کی نہ ٹھان لیں تو میں نے دانشمندوں کے قول پر عمل کیا۔انہوں نے کہا ہے:

اے دانا! جو تجھ سے ڈرتا ہے تو اس سے ڈر اگرچہ اس جیسے سینکڑوں سے تو جنگ جیت لے۔سانپ چرواہے کے پیر میں اسی لئے کاٹتا ہے کہ وہ ڈرتا ہے کہ چرواہا اس کا سر پتھر سے کچل دے گا۔کیا تو نے نہیں دیکھا ہے کہ جب بلی عاجز آجاتی ہے تو پنجہ مار کر چیتے کی آنکھیں نکال لیتی ہے۔

(گلستان سعدی باب اول)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اپنے بھائی کی مدد کرو چاہے وہ ظالم ہو یا مظلوم۔

(بخاری کِتَاب الْمَظَالِمِ بَابُ أَعِنْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس
ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

آج یہ ذمہ داری ہم احمدیوں پر سب سے زیادہ ہے کہ علم کے حصول کی خاطر زیادہ سے زیادہ محنت کریں، زیادہ سے زیادہ کوشش کریں۔کیونکہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی قرآن کریم کے علوم و معارف دیئے گئے ہیں۔اور آپؑ کے ماننے والوں کے بارے میں بھی اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ میں انہیں علم و معرفت اور دلائل عطا کروں گا۔اس کے لئے کوشش اور دعا کہ اے میرے اللہ! اے میرے رب! میرے علم کو بڑھا۔سب سے پہلے قرآن کریم اور دینی علم حاصل کرنے کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو بے بہا خزانے مہیا فرمائے ہیں ان کی طرف رجوع کریں، ان پر چل کر ہم دینی علم اور قرآن کے علم میں ترقی کر سکتے ہیں اور پھر اسی قرآنی علم سے دنیاوی علم اور تحقیق کے راستے کھل جاتے ہیں۔

(خطبہ جمعہ 18/جون 2004ء)